عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۲ شمارہ نمبر ۲

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

خدا کے منکروں
یعنی
دہریوں کے نام
کھلا خط

حضرت
امیر شریعت
کی ایمان افروز
خطابت

ختم نبوت
قرآن کے آئینے
میں

اک دیا اور بجھا، اور بڑھی تاریکی • آہ! پروانۂ ختم نبوۃ مولانا زرین احمد خان مرحوم

عقیدۂ ختم نبوت
مرزائی وسوسے اور اُن کا جواب

اٹھو ورنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی

دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

قادیانیوں کو پاکستان پر مسلّط کرنے کی بین الاقوامی سازش

کیا حکومت پاکستان بھی اس سازش میں شریک ہے؟ ایک لمحہ فکریہ!

- امریکہ، پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف آئینی و قانونی اقدامات واپس لینے کے لئے دباؤ ڈال رہا ہے۔
- قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد نے لندن کے قادیانی اجتماع میں بھارتی ہائی کمشنر کو بلا کر اس کی موجودگی میں بھارت زندہ کے نعرے لگوائے۔
- قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو سبوتاژ کرنے کے لئے پاکستان میں بین الاقوامی سائنس کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان کر دیا۔
- حکومت پاکستان نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کے واضح فیصلہ کے اعلان کے بعد اس پر عملدرآمد روک دیا۔
- چار ممالک میں قادیانی سفیر مقرر کئے گئے، جن میں جاپان جیسا اہم ملک بھی شامل ہے۔
- لادین لابیاں آٹھویں ترمیم کے خاتمہ کے عنوان سے امتناع قادیانیت کے صدارتی آرڈیننس اور دیگر اہم اسلامی اقدامات کو ختم کرانے کے لئے متحرک ہو گئیں۔
- جسٹس سعد سعود جان کو سپریم کورٹ کا چیف جسٹس مقرر کئے جانے کی افواہیں گرم ہیں جو مبینہ طور پر قادیانی ہیں۔
- قادیانیوں نے ڈش انٹینا کے ذریعے بے خبر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے بین الاقوامی نشریاتی مہم کا نیا جال پھیلا دیا۔

ان حالات میں آپ کی ذمہ داری کیا ہے؟

- سنجیدگی کے ساتھ سوچنے اور آخری فیصلہ کرنے سے قبل اپنے ضمیر سے استفسار کے ساتھ ساتھ تحفظ ختم نبوت کے لئے ملت اسلامیہ کی ایک صدی پر محیط طویل جدوجہد اور غیور مسلمانوں کی بے پناہ قربانیوں پر بھی ایک نظر ڈال لیجئے......!

ایسا نہ ہو کہ میدان حشر میں جناب ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شرمساری اور رسوائی کے سوا کچھ حاصل نہ ہو۔

خدا نہ کرے — خدا نہ کرے — خدا نہ کرے

منجانب: کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مدیر مسئول عبد الرحمن باوا

جلد ۱۲ | ۴ تا ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۱۳ھ بمطابق ۲۸ مئی تا ۳ جون ۱۹۹۳ء | شمارہ : ۲

اس شمارے میں

۱: نظم ــــــــ ۴
۲: اداریہ ــــــــ ۵
۳: خدا کے منکروں یعنی دہریوں کے نام کھلا خط ــــــــ ۷
۴: صیہونی منصوبہ پر مشتمل مکر و فریب کی کہانی ــــــــ ۹
۵: سلطان محمود جگر شہ ــــــــ ۱۱
۶: ختم نبوت قرآن کے آئینے میں ــــــــ ۱۳
۷: حضرت امیر شریعتؒ کی ایمان افروز خطابت ــــــــ ۱۵
۸: عقیدہ ختم نبوت ــــــــ ۱۷
۹: آپ کے مسائل ــــــــ ۱۹
۱۰: تحریک ختم نبوت منزل بہ منزل ــــــــ ۲۰
۱۱: اخبار ختم نبوت ــــــــ ۲۴

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳۰۰۴ پاکستان

فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

چندہ اندرون ملک

سالانہ ــــــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ــــــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ــــــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ــــــــ ۳ روپے

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت

الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اکاؤنٹ نمبر ۲۰۰۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر : عبد الرحمن باوا ـ طابع : سید شاہد حسن ـ مطبع : القادر پرنٹنگ پریس ـ مقام اشاعت : جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی

محبوبؐ خدا کے لطف و کرم منگتوں کو پکارا کرتے ہیں

فرقت میں نبیؐ کی رو رو کے جو عمر گزارا کرتے ہیں
وہ قبر میں اپنے آقاؐ کے جلووں کا نظارا کرتے ہیں

جو یاد خدا میں جیتے ہیں جو نام نبیؐ پہ مرتے ہیں
واللہ وہ دنیا میں اپنی عقبیٰ کو سنوارا کرتے ہیں

نسبت جنہیں ان کی حاصل ہے میرا تو یقین کامل ہے
اک روز وہ اپنی آنکھوں سے روضے کا نظارہ کرتے ہیں

دربار نبی کا کیا کہنا اس در کی ہے رسم و ریت جدا
محبوبؐ خدا کے لطف و کرم منگتوں کو پکارا کرتے ہیں

صد سالہ گناہوں کی سوزش اک پل میں دفع ہوجاتی ہے
جب رحمت عالم صلی علیٰ رحمت کا اشارہ کرتے ہیں

مایوس و شکستہ قلب پھریں دربار نبیؐ سے ناممکن
جو انؐ کے دیار رحمت میں جھولی کو پسارا کرتے ہیں

ہوں جنت عرشی کے جلوے زاہد کو مبارک بعد فنا
عشاق نبیؐ تو شام و سحر جنت کا نظارا کرتے ہیں

آسان نہیں ہے عشق نبیؐ سوچا ہے سکندر تم نے کبھی
جو عشق کا دعویٰ کرتے ہیں، ہر رنج گوارا کرتے ہیں

ہر گام ڈھونڈتی ہے رحمت تری بہانہ

پھر یاد آرہا ہے طیبہ کا آستانہ
آنکھوں کو مل رہا ہے رونے کا پھر بہانہ

کتنا امیر ہوں میں الطاف کبریا سے
مخفی ہے میرے دل میں کونین کا خزانہ

دل میرا بن گیا ہے یاد رسولؐ کا گھر
آباد ہوگیا ہے میرا غریب خانہ

ذکر جمیل طیبہ اے ہمنوا کیے جا
بے کیف و بے کشش ہے دنیا کا ہر فسانہ

وہ ہی تو ہیں ٹھکانے دنیا میں بیکسوں کے
اک بارگاہ خالق اک تیرا آستانہ

تیری عطا کے قرباں تیرے کرم کے صدقے
ہر گام ڈھونڈتی ہے رحمت تری بہانہ

اک چشم ملتفت ہو بار دگر خدارا
اے ہمدم دو عالم اے مونس زمانہ

کب آئے گی وہ ساعت کب آئیں گے وہ لمحے
طیبہ میں میرا ہوگا جب سجدہ دوگانہ

مداح مصطفیٰ ہوں، احسان مصطفیٰ ہے
بخشش کا اے سکندر اک ہے یہی بہانہ

نتیجہ فکر جناب سکندر صاحب

اک دیا اور بجھا اور بڑھی تاریکی

آہ حضرت مولانا زرین احمد خان مرحوم

۷/ مئی ۱۹۹۳ء جمعرات شام حضرت مولانا زرین احمد خان مرحوم اپنے گاؤں چک نمبر۲۷۔R۔۱۰ کچا کھوہ ضلع خانیوال میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا زرین احمد خان مرحوم چھب ضلع اٹک کے رہنے والے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم رئیس الموحدین حضرت مولانا حسین علیؒ واں بھچراں ضلع میانوالی سے حاصل کی۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا تعلق تھا۔

تعلیم سے فراغت کے بعد اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا تو حضرت چوہدری افضل حق مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی شیخ حسام الدین' ماسٹر تاج الدین' مولانا عبدالقیوم سرحدی' مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی' نوابزادہ نصراللہ خان سے آپ کے نیاز مندانہ مثالی تعلقات تھے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے آپ خادم خاص تھے۔ میاں غلام محمد کپتان اور مولانا زرین احمد خان مرحوم کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے بیماری کے دوران میں حضرت امیر شریعت کی خدمت کی سعادت حاصل کی۔

حضرت امیر شریعت سے آپ نے ایک عصا تبرک کے طور پر حاصل کیا جسے وہ خاص مہمات میں اپنے ساتھ بطور تبرک رکھا کرتے تھے۔ قادیانیوں سے مناظرہ ہوتا تو وہ آپ کے ساتھ ہوتا تھا۔ ایک موقع پر ایک قادیانی سے گفتگو کے دوران میں قادیانی شاطر کی عیاریاں دیکھ کر جلال میں آ گئے۔ عصا کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ آپ اس عصا کو معمولی نہ سمجھیں یہ امیر شریعت کا عصا ہے' پٹھان کے ہاتھ میں ہے' حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی سنت پر عمل ہوا تو یہ سانپ بن کر سانپوں کو کھا جائے گا۔ آپ کی اس پٹھانی للکار کا قادیانی پر ایسا رعب طاری ہوا کہ وہ دم دبا کر بھاگ گیا۔

حضرت امیر شریعت نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی۔ ان دنوں پرانے بزرگوں کی طرز پر مولانا زرین احمد خان مفت تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔ گزر بسر کے لئے سائیکل پر خیاری کا سامان رکھتے اور دیہاتوں میں تبلیغ کے لئے نکل جاتے۔ ظہر و عصر کے بعد جہاں نماز پڑھی وہاں بیان کردیا اور پھر پھیری لگائی' سامان بیچا' رزق حلال کمایا۔ گھر تشریف لائے عرصہ سے آپ کا یہ معمول جاری تھا۔ سامان خریدنے کے لئے ملتان تشریف لاتے تو حضرت امیر شریعت سے ملنے کے لئے ان کے در دولت پر ضرور حاضری دیتے۔ ایک دفعہ حضرت امیر شریعت نے فرمایا۔ "خان' سامان یہاں رکھ دو جو گھر سے لے آؤ۔ فروخت کا انتظام کرتے ہیں۔ تمہاری تبلیغی میدان میں ضرورت ہے۔" آپ کے کہنے پر مولانا زرین احمد خان نے خیاری کا بکس رکھا اور قادیانی رد قادیانی کتب کا بکس اٹھایا اور تبلیغ و تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف ہوگئے۔

مجلس کے پلیٹ فارم سے خدمات سرانجام دینا شروع کیں۔ مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر' مولانا محمد شریف بہاولپوری' مولانا محمد شریف جالندھری' مولانا عبدالرحمان میانوی کی طرح آپ جماعت کے مبلغین حضرات کی پہلی صف میں شریک تھے۔ مولانا ابوالکلام آزاد' مولانا احمد سعید دہلوی' مفتی کفایت اللہ اور دیگر اکابرین آزادی کے دل و جان سے فدا تھے۔ ان کی زیارت و مجالس میں حاضری اور بیانات کو سننے کے لئے میلوں پیدل یا سائیکل پر دشوار گزار سفر کرکے جانا اپنے لئے قابل فخر گردانتے تھے۔

ذکر و فکر کی مجلسوں کی آبرو تھے۔ عابد' زاہد' متقی بزرگ تھے۔ مطالعہ کا ازحد شوق تھا۔ قیمتی سے قیمتی کتب جمع کرنے کا محبوب مشغلہ آخری وقت تک جاری رہا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے اوائل سے لے کر دم واپسیں تک عالمی مجلس کے ساتھ ۴۵ سال وابستہ رہے۔ گرمی' سردی' دکھ' سکھ کی پروا کئے بغیر جماعت کے تبلیغی نظام کو مخلصانہ مساعی سے جاری و ساری رکھا۔ امانت و دیانت کا پیکر تھے۔ خلوص و ایثار کا قدرت نے آپ کو قابل رشک حصہ عطا فرمایا تھا۔ چک نمبر۲۷۔R۔۱۰ کچا کھوہ ضلع خانیوال میں منتقل ہوئے تو صبح بچوں کو پڑھاتے۔ دن چڑھے تبلیغ کے لئے نکل جاتے۔ یوں تعلیم و تبلیغ کا ساری زندگی سلسلہ جاری رکھا۔ علاقہ میں آپ کے شاگردوں کی خاصی تعداد آباد ہے۔ پٹھان برادری سے تعلق تھا۔ جوانی کے زمانہ سے آپ کی صحت و جوانی' رنگ و جود کو دیکھ کر ہیبت طاری ہو جاتی تھی۔ عالم دین' ذاکر' عابد' پٹھان' گورا چٹا' منحنی جسم' سبحان اللہ قدرت نے کیا کیا خوبیاں ان میں جمع کردی تھیں اور مرحوم کا کمال دیکھو کہ ان تمام خوبیوں کو دین اسلام کی ترویج اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے لگا دیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں خانیوال وہاڑی' میاں چنوں' چیچہ وطنی کے دیہاتوں و شہروں میں کام کیا' گرفتار ہوئے۔ جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں کو آباد کیا۔ ۹ ماہ تک جیل میں رہے' آپ پر جو مقدمہ دائر کیا گیا اس کی ایف آئی آر میں درج تھا کہ آپ نے ایک تقریر کی۔ اس میں ایک خواب سنا کر مرزا غلام قادیانی کی اہانت کی۔ تحریک ختم ہوگئی۔ رفقاء رہا ہوگئے۔ آپ پر مقدمہ باقی تھا۔ ضمانت پر رہائی آپ کی عظمت کے خلاف تھا۔ مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔ جج نے خواب پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مولانا پیر خورشید احمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کی مجلس میں' میں نے خواب سنایا تھا اور اس کی تعبیر پوچھی تھی۔ جج نے خواب پوچھا۔ آپ نے کہا کہ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ مرزا قادیانی کے حصہ اسفل یعنی جائے مخرج سے گندگی جاری ہے۔ اونٹ جس طرح اپنے پیشاب اور مینگنیوں پر دم مار کر ان کو اپنے گرد بکھیرتا ہے۔ اسی طرح مرزا قادیانی جائے مخرج پر اپنا الٹا ہاتھ مار کر چاروں طرف لوگوں پر اپنی متعفن غلاظت بکھیر رہا ہے۔

پیر خورشید احمد مرحوم نے اس کی تعبیر یہ بتائی کہ مرزا قادیانی سراپا غلاظت تھا۔ وہ اپنی زبان و بیان و قلم و ہاتھ سے بے دینی کی غلاظت زندگی بھر پھیلاتا رہا۔ خواب اور تعبیر سن کر جج کھلکھلا اٹھا اور لکھا کہ خواب اپنی طاقت سے نہیں آتا اور اس کی تعبیر پوچھنا کوئی جرم نہیں لہٰذا آپ بری کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ رہا ہوگئے اور پھر سفر شروع کر دیا۔

۱۹۷۷ء کی تحریک ختم نبوت میں مثالی خدمات سرانجام دیں۔ مولانا زرین احمد خان اس لحاظ سے بڑے ہی نصیب والے تھے کہ آپ نے عالمی مجلس کے پلیٹ فارم سے کام شروع کیا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوا کر دم لیا۔ جو پودا لگایا تھا اسے اپنے خون جگر سے سینچا اور اس کے ثمرات سے امت کو بہرہ ور ہوتے دیکھا۔ جوانی میں آپ کے خطاب میں زیادہ تر فرق باطلہ کی تردید ہوتی تھی۔ آخری عمر میں وعظ کہتے تھے۔ وعظ کے دوران میں آپ پر رقت طاری ہو جاتی۔ خود روتے اور سامعین کو رلاتے تھے۔ یہی انداز حضرت مولانا گل شیر مرحوم کا تھا۔ آخر کیوں نہ ہو تا کہ مولانا زرین احمد خان بھی مولانا گل شیر مرحوم پر دل و جان سے فدا تھے۔

عالمی مجلس کے سالانہ اجتماع ربوہ میں تشریف لے جاتے تو نام و نمود سے کوسوں دور ایک کونے میں پڑے کارروائی دیکھتے رہتے جب ساری دنیا سو جاتی تو یہ اٹھ کر اللہ رب العزت کے حضور جھولی پھیلا دیتے۔ سال میں ایک بار اپنے علاقہ چھچھ تشریف لے جاتے تو اٹک بھکر میانوالی وغیرہ کے علاقوں کا بھی دورہ فرماتے۔ بالکل پرانی طرز کے بزرگ تھے۔ ایک دفعہ جو اپنے لئے کام کی لائن متعین کرلی پھر ساری زندگی اس پر گامزن رہے۔ اس دور میں تمام مبلغین ختم نبوت کے مربی و محسن اور مشفق کا ان کو درجہ حاصل تھا۔ ملکی حالات کی شکست و ریخت کا منظر دیکھتے تو دل پیچ کر رہ جاتے۔ عراق نے امریکہ کو للکارا تو پھولے نہ سماتے تھے۔ فرماتے تھے کہ کم از کم کوئی مسلم ملک تو ہے جو امریکہ کو چھیڑتا ہے۔ امریکہ کے ازلی ابدی دشمن تھے۔ کیوں نہ ہوتے کہ اپنے بزرگوں سے یہی سبق پڑھا تھا۔

تقریباً" ہر ماہ دفتر مرکزیہ ملتان تشریف لاتے ان کے آنے پر دفتر میں بہار آجاتی۔ رفقاء کو ملتے کام کی رپورٹ سنتے اور باغ باغ ہو جاتے۔ وفات سے ایک یوم پہلے دفتر میں رہ کر گئے تھے۔ معمولی درجہ کی تھکاوٹ و حرارت محسوس کرتے تھے۔ مگر وہ عمر کا تقاضا تھا۔ گھر گئے دن گزارا۔ عشاء کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کی۔ نماز پڑھ کر واپس تشریف لائے۔ ہاتھ میں تسبیح' زبان پر ذکر اور دل میں یاد الٰہی' اس حالت میں معمولی درد ہوا اور دل ہار گئے۔ حق تعالیٰ شانہ مغفرت فرمائیں۔

آپ کی وفات کی خبر دفتر مرکزیہ موصول ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کے امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جناب محمد متین خالد کی والدہ مرحومہ کی تعزیت کرکے واپس تشریف لائے ہی تھے۔ خبر سنتے ہی جنازہ میں شرکت کے لئے مولانا زرین احمد خان مرحوم کے گاؤں تشریف لے گئے۔ آپ کا فرمانا ہے کہ حافظ عبدالرشید صاحب کیا کھوہ کا کہنا تھا کہ زندگی بھر پچاس سالہ دور امامت میں مولانا کے چہرہ پر جتنی رونق علم و عمل کی بہار اور پٹھانی جلال دیکھا تھا اس سے کہیں زیادہ وفات کے بعد چہرہ پر رونق ہے۔ رخسار اور پیشانی پر خوبصورتی اور سرخی جھلک رہی تھی۔ لبوں پر مسکراہٹ و تبسم تھا۔ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ راہی ملک عدم بڑے سکون و وقار آرام و اطمینان و یکسوئی کے ساتھ اپنی آخری منزل کی جانب بڑھنے کے لئے تیار ہے۔ جنازہ میں علاقہ کے ہزارہا لوگوں نے شرکت کی اور یوں ۸/ مئی ۱۹۹۳ء کے روز قبل از جمعہ رحمت حق کے سپرد کر دیئے گئے۔

مرحوم کی وفات ان کے صاحبزادگان و عزیز اہل خانہ علاقہ اور عالمی مجلس کے لئے بہت بڑا سانحہ اور ناقابل تلافی نقصان ہے۔ مولانا زرین احمد خان آپ چلے گئے' ہمیں اس بے رحم دنیا میں اکیلا چھوڑ گئے حق تعالیٰ آپ کے ساتھ اپنے رحم کا معاملہ فرمائیں۔ آپ کی وفات نے بزرگوں کی وفیات کے صدموں کو تازہ کر دیا ہے۔ ہر ایک جو آیا ہے اس نے جانا ہے اس دنیا میں ثبات صرف ذات باری کو ہے۔

حق تعالیٰ شانہ ان کے نقش قدم پر چلنے کی ان جیسی محنت و ایثار کی ہمیں بھی توفیق بخشیں۔ (آمین) بحرمت النبی الامی الکریم

از قلم۔ (مولانا) اللہ وسایا' ملتان۔

پروانہ ختم نبوت حضرت مولانا زرین احمد خان صاحبؒ کی وفات پر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی مجلس ذکر میں دعائے مغفرت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ واقع دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی میں ہر جمعہ کو بعد نماز عصر مجلس ذکر منعقد ہوتی ہے' جس سے حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ مجلس ذکر سے قبل اصلاحی بیان فرماتے ہیں۔ اس جمعہ کو بیان کے بعد احقر نے حضرت کی توجہ حضرت مولانا زرین احمد خان کی وفات کی طرف مبذول کرائی۔ حضرت نے دلی دکھ کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا وہ ہمارے ساتھی اور حضرت امیر شریعتؒ کے خادم خاص تھے۔ کچھ دیر مرحوم کا تذکرہ کرنے کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ مجلس میں علماء کرام اور ذاکرین کثیر تعداد شریک تھے۔ (محمد حنیف ندیم)

دریں اثناء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے جنرل سیکریٹری مولانا محمد انور فاروقی' محمد انور رانا سرکولیشن مینجر' علامہ عمران الذکی' سید محمد مشکور نقوی اور خطاط ختم نبوت خوشی محمد انصاری' قاری سہیل باوا' مولوی احمد سفیان' عبدالستار رانا اور میاں اللہ وارث نے ایک تعزیتی بیان میں مولانا زرین احمد خان کی وفات پر دلی صدمہ اور دکھ کا اظہار کیا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت و ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے مرحوم نے عالمی مجلس کے پلیٹ فارم سے جو گرانقدر خدمات انجام دی ہیں' اس پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کے لئے مغفرت اور پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

خدا کے منکروں یعنی دہریوں کے نام کھلا خط

تحریر: جناب میاں محمد اکرم صاحب، املی شہر

دہریت اگر کسی بھی ملک کا ہو تو یہ معیوب بات ہے۔ لیکن اگر دہریہ اسلامی مملکت پاکستان میں ہو تو یہ معیوب تر بات ہے کیونکہ وطن عزیز پاکستان کی بنیاد ہی اسلام ہے۔ پاکستان میں بھی بعض حضرات میں دہریت کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ جو نہایت افسوس ناک امر ہے۔ یہ لوگ شعائر اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ خدا کہاں ہے؟ اگر خدا ہے تو سامنے کیوں نہیں آتا؟ وغیرہ وغیرہ۔ انہوں نے مختلف سوالات گھڑ رکھے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ان سوالوں کا جواب دلیل کے ساتھ دیں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ انسان خواہ کوئی بھی ہو اس کی سب سے بڑی غلطی یہ ہوگی کہ وہ اس دنیاوی دماغ اور ذہن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا احاطہ شروع کر دے۔ اگر وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ اس دل و دماغ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پوری ہستی کو سمولے تو یہ اس کی سب سے بڑی نادانی ہوگی۔

یاد رکھیں کہ انسان' انسان ہے۔ خواہ کتنی ہی ترقی کیوں نہ کر جائے اور رب' رب ہے۔ انسان رب کائنات کی ہستی کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ لیکن جہاں تک اللہ تعالیٰ کی ہستی کو ماننے اور یقین کا تعلق ہے تو پوری کائنات آپ کے سامنے بکھری پڑی ہے اس کا مطالعہ فرمائیں۔ آپ کو ہر چیز میں خدا کی قدرت کارفرما نظر آئے گی۔ قرآن شریف میں نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ وغیرہ پر ڈیڑھ سو آیات ہیں اور مطالعہ کائنات پر پوری ۷۵۶ آیات ہیں جن میں بار بار کہا گیا ہے کہ کائنات میں غور کرو۔ کائنات میں تدبر کرو۔ پاکستان کے عظیم مفکر اور عم محترم میاں مسکین محمد صاحب فرماتے ہیں۔ صبح آنکھ کھلتے ہی جو چیز سامنے آئے اس پر غور شروع کر دیں بالآخر آپ خدا کو پالیں گے۔

سیر کائنات

آپ ذرا کائنات کی سیر کریں اور یہ دیکھیں کہ اس کا بنانے والا کوئی موجود ہے یا یہ خود بخود وجود میں آگئی۔ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے کائنات میں نیولا یا سدیم یا دخان تھا۔ جب سے یہ سورج' ستارے' سیارے' زمین اور چاند وجود میں آئے۔ سب دہریوں سے یہ پوچھتا ہوں کہ حضرت یہ فرمایئے کہ اس سدیم یا نیولا کو کس نے حکم دیا تھا کہ تم سورج' چاند اور زمین کی شکل اختیار کر لو۔ زمین کو سورج سے ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل دور کس نے پھینک دیا۔ کس نے زمین کو حکم دیا کہ سورج کے گرد گردش کرو۔ یاد رکھیں کہ زمین سورج کے گرد ۶۶۶۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کر رہی ہے اور چاند زمین کے گرد ۲۳۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کر رہا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ قدرت کا عجیب کھیل یہ ہے کہ زمین سورج کی گردش کے ساتھ ساتھ اپنے محور کے گرد بھی ۱۰۳۷ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کر رہی ہے۔ اس طرح چاند اپنے محور پر گھوم رہا ہے۔ پھر زمین کے گرد گردش کر رہا ہے۔ اس کے بعد زمین کے ساتھ ساتھ سورج کے گرد بھی گردش کر رہا ہے۔ تو کیا خیال ہے آپ کا کہ یہ سارا کام خود بخود ہو رہا ہے؟ کیا اس کے پیچھے کوئی دیکھنے والی آنکھ نہیں؟ اس کے پیچھے کسی عظیم ہستی کی قدرت کام نہیں کر رہی ہے؟

سورج کے گرد صرف ایک زمین نہیں بلکہ کئی سیارے گردش کر رہے ہیں۔ سورج سے قریب ترین سیارہ عطارد اور بعید ترین پلوٹو ہے۔ زمین کا قطر ۸ ہزار میل ہے جبکہ مشتری کا قطر ۸۸۵۰۰ میل ہے۔ زحل کا قطر ۷۵۰۰۰ میل ہے۔ مشتری کی رفتار ۲۹ ہزار میل فی گھنٹہ جبکہ زحل کی رفتار ۲۱۶۰۰ میل فی گھنٹہ ہے اور یہ تمام سیارے اپنے اپنے مدار پر سورج کے گرد ارب ہا سال سے گردش میں مصروف ہیں اور کوئی سیارہ نہ اپنا راستہ بدلتا ہے' نہ دوسرے سیارے سے ٹکراتا ہے۔

سورج کا قطر ۸ لاکھ ۶۵ ہزار میل ہے۔ کائنات میں اس سورج سے ۵۰ گنا کم سے لے کر ۵۰ گنا زیادہ تک کے ستارے موجود ہیں۔ جن کی تعداد ارب ہا ارب ہے۔ مونٹ ولسن کی تجربہ گاہ میں ایک نہایت قوی دوربین کے ذریعے مسٹر ہبل نے فضاء عالم کے اندر بیٹلجیس اور انٹارس دو آفتاب دریافت کئے ہیں۔ جن کا قطر علی الترتیب ۲۱ کروڑ ۵۰ لاکھ میل اور ۴۱ کروڑ میل ہے۔ سورج سے جو روشنی ہم تک آرہی ہے اس کی رفتار ایک لاکھ ۸۶ ہزار میل فی سیکنڈ ہے اور اس رفتار سے روشنی ایک سال میں جو سفر طے کرتی ہے وہ ۵۸۸ کھرب میل ہے اور اس کو ایک نوری سال یا لائیٹ ایئر کہا جاتا ہے۔

زمین سے قریب ترین ستارہ الفا سینٹوری ہے جو کہ ۴.۳ نوری سال کے فاصلے پر واقع ہے۔ بیٹلجیس ستارہ ۳۴۰ نوری سال انٹارس ستارہ ۲۵۰ نوری سال اور رائیب ستارہ ۱۴۳۰ نوری سال کے فاصلے پر واقع ہے۔ تمام ستارے کروڑوں سال سے روشنی خارج کر رہے ہیں۔ ہمارے قریب ترین ستارے سورج میں ہر سیکنڈ میں ۴۰ لاکھ ٹن مادہ توانائی میں تبدیل ہو رہا ہے۔ سورج کی عمر ۴ ارب سال بتائی جاتی ہے۔ دہریے حضرات ذرا یہ سوچیں کہ یہ سورج میں کون مادے کو توانائی میں تبدیل کراتا ہے۔ وہاں ہائیڈروجن گیس کس نے پیدا کی' جو ہیلیم میں تبدیل ہو کر زمین کو حرارت اور قوت فراہم کر رہی ہے۔ کروڑوں ستارے کس نے پیدا کئے ہیں جو کہ ہمہ وقت روشنی خارج کر رہے ہیں؟ اور اپنے اپنے مدار پر گردش کر رہے ہیں۔ یاد رکھیں کہ سورج بھی ساکن نہیں ہے بلکہ متحرک ہے۔ سورج اپنے محور کے گرد ایک ماہ میں گردش مکمل کرتا ہے اور اپنے نو سیاروں سمیت دوسری کہکشاں کے گرد ۲۲ کروڑ سال میں ایک چکر مکمل کرتا ہے۔ کائنات کی اسی وسعت کو دیکھ کر ایک دانشور نے کہا تھا۔

"رب ذوالجلال کس قدر حیرت انگیز تخیل کا مالک ہے۔"

یہ کائنات بے حد وسیع اور عظیم کائنات ہے۔ اسے کہتے ہیں MacroCosm اب ذرا دوسری طرف کائنات اصغر کا بھی مشاہدہ کریں۔

ایک ایٹم ایک انچ کے دس کروڑویں حصے سے بھی کم باریک ہوتا ہے۔ اس ایٹم کی بناوٹ یہ ہوتی ہے کہ اس کے اندر ایک مرکزہ ہوتا ہے جس میں پروٹان اور نیوٹران ہوتے ہیں۔ نیوٹران پر کوئی چارج نہیں ہوتا جبکہ پروٹان پر مثبت چارج ہوتا ہے۔ اس مرکزہ کے گرد الیکٹران گردش کرتے ہیں۔ جن پر منفی چارج ہوتا ہے۔ الیکٹران بہت چھوٹا ذرہ ہوتا ہے۔ یہ پروٹان سے ۱۸۳۶ گنا چھوٹا ہوتا ہے۔ الیکٹران پر جتنی منفی قوت ہوتی ہے۔ پروٹان پر اتنی ہی مثبت قوت ہوتی ہے۔ جس سے ایٹم میں اعتدال رہتا ہے۔ (قارئین کرام! آپ کے ذہن میں یہ بات بھی ساتھ ساتھ رہے کہ یہ سب کچھ ایک انچ کے دس کروڑویں حصے سے بھی کم میں واقع ہوتا ہے یعنی آپ ایک انچ کے دس کروڑویں حصے کی باریکی کا بھی تصور ذہن میں رکھیں) الیکٹران مرکزہ کے گرد تقریباً "۲۰ ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے حرکت کرتے ہیں۔

ایک سائنس دان لارڈ رتھرفورڈ نے سورج کے نظام گردش سے موازنہ کرتے ہوئے ایٹم کے اس نظام کو نظام شمسی سے تشبیہ دی ہے۔ یعنی جس طرح وسیع کائنات میں سورج کے گرد سیارے گردش کررہے ہیں۔ اس طرح اس انتہائی باریک ذرے ایٹم میں بھی مرکزے کے گرد الیکٹران گردش کررہے ہیں۔

تو اب خدا کی ہستی کو نہ ماننے والے حضرات خود اندازہ لگائیں کہ ہماری آنکھوں کے آگے انتہائی وسیع کائنات ہے یعنی کائنات اکبر اور دوسری طرف نہایت باریک کائنات یعنی کائنات اصغر۔

کیا یہ کسی ہستی کے بغیر خودبخود ہی اس قدر اعلیٰ نظام قائم کئے ہوئے ہیں؟ ان کے پیچھے یقیناً "ایک اعلیٰ ہستی کا ذہن ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس نظام کائنات کو دیکھ کر آئن اسٹائن نے کہا تھا۔

"کائنات پر ایک زبردست دماغ حکومت کررہا ہے۔ اس سے بحث نہیں کہ وہ دماغ ریاضی دان کا ہے' یا آرٹسٹ کا' یا شاعر یا سب کا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو ہماری حیات کو پرمعنی بناتی' کاروبار زندگی میں جان ڈالتی' امیدوں کو ابھارتی اور جہاں علم ناکام ہوجائے وہاں ہمارے ایمان کو مستحکم بناتی ہے۔"

قارئین کرام! اس کائنات کے اندر ہزاروں لاکھوں کائنات ہیں اور ہر کائنات کے اندر ایک عظیم کائنات پوشیدہ ہے۔ اب آیئے جسم انسانی کی طرف۔ انسانی جسم بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انسانی جسم میں بھی ایک نہایت عظیم کائنات پوشیدہ ہے۔ انسانی بدن خلیہ کا مرکب ہے۔ انسانی جسم میں کم و بیش .... خلیے یا Cells ہیں۔

انسانی بدن میں ایک مکعب ملی میٹر خون میں تقریباً "۶۰ لاکھ سرخ ذرات ۴ ہزار سے لے کر ۸ ہزار تک سفید ذرات اور ۲ لاکھ سے لے کر ۴ لاکھ تک پلیٹلیٹس ہوتے ہیں۔ خون کے سرخ خلیوں کا کام بدن کو آکسیجن مہیا کرنا ہے۔ خون کے سفید ذروں کا کام بدن میں دافع عفونت ہے اور پلیٹلیٹس کا کام بہتے خون کو روکنا یا بند کرنا ہے۔

اس وقت دنیا کی آبادی کم و بیش پانچ ارب ہے۔ اس آبادی میں ہر آدمی کا چہرہ دوسرے سے مختلف نظر آتا ہے۔ ماں کے رحم کے اندر ان خلیوں کو کون بتاتا ہے کہ تم ہر شکل کی بناوٹ ایک دوسرے سے مختلف کرو۔ بکری کے پیٹ سے بکری' انسان کے بطن سے انسان' پرندوں کے انڈوں سے پرندے پیدا ہورہے ہیں۔ اس نظام میں خلل کیوں واقع نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اس نظام کے پیچھے ایک ذہن ہے۔ ایک زبردست آنکھ ہے جو کہ سب کچھ دیکھ رہی ہے۔

قدرت کے اس نظام کو دیکھ کر فرانسیسی مفکر والٹیئر نے کہا تھا کہ۔

"اگر کائنات کا کوئی خدا نہیں تو ایسا خدا ایجاد کرنا پڑے گا۔"

(یعنی خدا کے تصور کے بغیر کائنات معمہ بن جاتی ہے)

اگر یہ نظام خودبخود کام کرتا ہوتا تو پھر انسان کے لئے یہ ممکن ہوتا کہ وہ خود بھی ایک انسان بنا لیتا۔ وہ دن بھر پرندے بنا بنا کر ان کو اڑاتا۔ لیکن دنیا کے سارے انسان مل کر بھی ایک مچھر اب تک نہیں بنا سکے ہیں تو پھر اس کائنات کے خالق سے انکار کیسا!

دہریے ہر ایک بات کا ایک سبب بتاتے ہیں کہ اگر یہ بات ہے تو اس کا سبب یہ ہے۔ اگر وہ بات ہے تو اس کا سبب وہ ہے۔ لیکن ایک بات کا جواب دنیا کے تمام دہریوں کے پاس بھی نہیں کہ انسانی بدن میں دل کو کون کہہ رہا ہے کہ تم ہر وقت خون کو پمپ کرتے رہنا۔ انسان جب سے پیدا ہوتا ہے دل کی دھڑکن پیدائش سے شروع ہوکر انسانی زندگی کے آخری لمحہ تک جاری رہتی ہے۔ یہ دل کو کون

باقی صفحہ ۲۶ پر

پیر طریقت حضرت حاجی محمد فاروق صاحب مدظلہ کا گرامی نامہ 'مولانا منظور احمد الحسینی کے نام

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے۔ امید کہ خیریت ہوگی۔

بتوفیقہ تعالیٰ بندہ کو مرشدی محبوبی حضرت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ صاحب جلال آبادی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت مبارکہ میں حضرت کی وفات شریف سے قبل حاضری کا شرف نصیب ہوا۔ بندہ کی واپسی کے وقت ارشاد فرمایا۔ "زندگی بھر کا دستور العمل حسن اخلاق اور حسن کلام بتقوٰی بتواضع۔"

میرے حضرت نے فرمایا تقویٰ اسے کہتے ہیں کہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچے۔ تواضع یہ ہے کہ اپنے پر تعلی وبڑائی کی نظر نہ ہو اور دوسرے پر حقارت ونفرت کی نظر نہ ہو۔ حسن اخلاق کی تعریف یہ ہے کہ حلم ہو جس کو بردباری یعنی نرم برتاؤ کہتے ہیں۔ حسن کلام کی تعریف ہے کہ الفاظ شستہ وشائستہ' نرم آواز کے ساتھ ہوں۔ اس پر گھر میں بھی عمل ہو اور باہر بھی۔ بس حسن اخلاق وحسن کلام کے ساتھ اعمال صالحہ کا اہتمام بالدوام برغبت اور اعمال سیئہ سے اجتناب بنفرت۔ زبان ذاکر اور قلب شاکر رہے۔ غصہ پاس نہ آوے۔ حضرت مرشدی اپنی مجالس میں حسن ظن کی اکثر تاکید فرمایا کرتے تھے اور یہ شعر بھی پڑھا کرتے تھے۔

بھروسہ کچھ نہیں اس نفس امارہ کا اے زاہد
فرشتہ بھی یہ بن جائے تو اس سے بدگمان رہنا

ایک بار فرمایا زمانہ بہت نازک ہے زمانہ کو پہچاننے کی ضرورت ہے۔ کسی کو بھی اپنا بنانے میں جلدی نہیں کرنا چاہئے۔ نفاق عام ہوچکا ہے۔

ارشاد فرمایا دعا مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔ ڈرنے والے کی حفاظت کی جاتی ہے۔ ہمت پر مدد موعود ہے۔ جیسی ہمت ویسی مدد۔ حساب جو ثواب سوسو۔ فرمایا عاقل وہ ہے جس میں موقع شناسی اور مردم شناسی ہو۔ فرمایا خوش رہو آباد رہو' خوب پھلو پھولو' غم کھاؤ' غصہ کھاؤ' میٹھا کھلاؤ۔ انشاء اللہ تعالیٰ دنیا تمہارے قدم چومے گی۔

حضرت مرشدیؒ کے چند خاص ملفوظ ہدیہ ہیں۔ سات ماہ سے کوئی خیریت نامہ نہیں۔ آپ ہر دو کا فکر رہتا ہے۔ دعا گو ہے اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھیں۔ آمین۔ بس دعا کا محتاج ہے۔

محمد فاروق ۷/۸/۱۴۱۳ھ

پوری دنیا کو زیر کرنے کے صیہونی منصوبے پر مشتمل مکروفریب کی کہانی جو آخری مراحل میں ہے۔

از: افتخار یوسف زئی جہلمی

قرآن شریف میں یہودیوں (اسرائیلیوں) کے متعلق ارشاد ہے۔ "وہ پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے تھے۔" (بقرہ ۶۱)

یہاں ایسے چند شہید پیغمبروں کے اسمائے گرامی بطور مثال درج کیے جاتے ہیں تاکہ پتہ چل جائے کہ جو قوم اس قدر جلیل القدر پیغمبروں کو شہید کرنے سے باز نہیں آئی وہ دیگر قوموں سے کیا کچھ کر سکتی ہے حالانکہ یہ پیغمبر تو محض خدا کے حکم سے یہودیوں کو ان کی بدچلنی' بدکرداری' بت پرستی اور دیگر برائیوں سے روکتے تھے۔ ایسے انبیاء میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

حضرت حنانی' حضرت الیاس' حضرت میکایاہ' حضرت زکریا' حضرت عاموس' حضرت یحییٰ علیہ السلام وغیرہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور دینی و اخلاقی تعلیم دینا شروع کی نیز انہیں ان کی عیاشیوں' ریاکاریوں' اور دیگر برائیوں سے منع کرتے ہوئے زندگی ایمان اور راستی پر گزارنے کی تلقین کی تو اسرائیل کے علماء اور سرداران قوم بھڑک اٹھے۔ مناسب ہے کہ یہاں یہودیوں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخالفت کے واقعات میں سے چند کا ذکر کیا جائے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لئے جب جگہ جگہ جانا شروع کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ و توحید اور عبادت خدائے لم یزل کی دعوت کے علاوہ آپس کی اخوت و مساوات کے پیار بھرے پیغام میں علمائے یہود کو اپنی موت نظر آئی چنانچہ انہوں نے انہیں ناکام کرنے کے لئے شدید مخالفت شروع کر دی تنگ آ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں کے مقدس ترین شہر یروشلم کی تباہی کے لئے بددعائیں کیں تو یہودی بجائے جھجلنے اور تائب ہونے کے ان کے بدترین دشمن ہو گئے۔

"پھر جب تم یروشلم کو فوجوں سے گھرا ہوا دیکھو تو جان لینا کہ اس کا اجڑنا نزدیک ہے ملک میں بڑی مصیبت اور اس قوم پر غضب ہو گا اور وہ تلوار کا لقمہ ہو جائیں گے اور یروشلم غیر قوموں سے پامال ہوتا رہے گا۔" (لوقا ۲۰ تا ۲۴)

متی ۲۳٬۲۳)

یہودی غیر یہودی' غریب اور نچلے طبقہ کے لوگوں سے میل جول رکھنا اپنی توہین اور کسرشان سمجھتے تھے اور سخت ناپسند کرتے تھے۔ جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکار ایسے ہی لوگ تھے انہیں میں آپ اٹھتے بیٹھتے تھے اور خدائی تعلیم دیتے تھے اس وجہ سے بھی یہودی آپ کے مخالف ہو گئے۔ یہودیوں نے ان وجوہات کی بناء پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نئی حکومت قائم کرنے کا الزام لگاتے ہوئے یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ یسوع روم کی حکومت کو تاراج کر کے اپنی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے چنانچہ یہ غدار اور قابل گردن زنی ہے چنانچہ ان دونوں باتوں کو انہوں نے خوب خوب اچھالا اور حکومت کو یسوع کے خلاف اکسایا۔ اس پر حکومت نے یسوع مسیح کو گرفتار کر لیا اور ان پر فرد جرم عائد کر دی صفائی پیش کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیلاطوس کی عدالت میں لایا گیا۔ تو آپ نے اس الزام کا یوں جواب دیا۔ "میرا مقصد دنیا کی حکومت قائم کرنا ہرگز نہیں بلکہ میں تو آسمانی حکومت اپنے خدا کے فرمان کو عملی طور پر قائم کرنے آیا ہوں۔" لیکن یہودی قوم رومی عدالت سے انہیں قتل کرنے کا فیصلہ لینے میں کامیاب ہو گئی اور جب حاکم پیلاطوس نے یہودیوں سے پوچھا۔ "آج عید کا دن ہے اس لئے دو شخصوں میں سے ایک کو پھانسی اور ایک کو رہا کرنا ہے تو بتاؤ برابا نامی ڈاکو کو قتل کروں یا عیسیٰ علیہ السلام کو؟" تو وہاں پر موجود یہودیوں نے خوشی اور جوش سے چلاتے ہوئے کہا کہ "ڈاکو برابا کو رہا کر دو اور عیسیٰ یسوع کو پھانسی پر لٹکا دو۔" (متی باب ۲۷' آیت ۲ تا ۲۶) نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر لٹکانے کے بارے میں یہود کہتے ہیں۔ "وہ لعنتی ثابت ہوا اور موسوی (حضرت موسیٰ علیہ السلام) شریعت کی رو سے جو صلیب پر چڑھایا جاتا ہے وہ لعنتی موت مرجاتا ہے۔ جسے پھانسی ملتی ہے وہ خدا کی طرف ملعون ہے۔" (نعوذ باللہ' استثناء باب ۲۱' آیت ۲۳)

یہودی عالموں نے عیسائیت کے ابتدائی دور میں ہی جعلی انجیلیں دوسروں کے نام سے شائع کرنی شروع کر دیں۔ چنانچہ رومن تواریخ کلیسا' مطبوعہ مرزا پور ۱۸۵۶ء میں لکھا ہے۔ "یہودی بہت سے جعلی انجیلیں (کتابیں) خود لکھتے اور ان کو کبھی مسیح حواری یا اس کے کسی غلام یا کسی بڑے اسقف کے نام سے مشہور کر دیتے تھے۔ ایسی جعلی انجیلیں زیادہ تر تیسری صدی عیسوی سے شروع ہوئیں اور کئی برسوں تک جاری رہیں۔" قرآن شریف اور آنحضرت محمد مصطفیٰ کے ارشادات کے مطابق ہمارا یقین ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے بلکہ زندہ آسمانوں پر اٹھا لئے گئے ہیں لیکن سردست یہ حقیقت میرا موضوع نہیں ہے بلکہ دنیا اور خاص طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکار نصرانیوں (عیسائیوں) کو یہ بتانا مقصود ہے کہ ان کے لئے یہودیوں کا کیا منصوبہ ہے۔ وہ کیا کرتے رہے ہیں' کیا کر رہے ہیں کیا کرگزر رہے ہیں اور ان سے کیسے نبرد آزما ہو کر دنیا میں امن و آشتی اور پاکیزگی و شرافت کو سربلند کیا جا سکتا ہے۔ یہودی قوم کے حالات زندگی کو ماضی کے کھنڈروں میں سے جتنا نکالو گے تعفن بڑھتا چلا جائے گا کہیں ظلم و استبداد کے انسانی قتل کے المیے نظر آئیں گے۔ کہیں ریاکاری کے جیتے جاگتے مجسمے اور کہیں سادہ لوح انسانوں اور نیک کردار لوگوں کو مصائب میں مبتلا کرنے والے درندے۔ کہیں پیغمبروں' ولیوں' اور بزرگوں کے قاتل' کہیں فاشی اور عیاشی میں دہکتے ہوئے عریاں وجود اور کہیں ان کے ہاتھوں پامال عصمتوں کی نیم جان زندگیاں غرض کہ یہ قوم دنیا کی واحد قوم ہے جو ظلم و ستم اور بے راہ روی میں شیطان سے بھی بازی لے گئی ہے انہیں راہ راست پر کوئی نہیں لا سکتا یہاں تک کہ ان سے مایوس ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا "اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم نبیوں کے قاتلوں کے فرزند ہو۔ اے سانپوں اے افعی کے بچو' تم جہنم کی سزا سے کیونکر بچو گے۔" (متی باب ۲۳' آیات ۲۹ تا ۳۳)

اسرائیلیوں نے شیطانی خصلتیں ہی نہیں اپنائیں' بلکہ وہ نصرانیوں سے اسی وقت تک نبرد آزما اور ان کے درپے

آزار رہے جب تک کہ آنحضرتؐ نے تبلیغ اسلام کا فریضہ شروع نہیں کیا۔ چنانچہ جب اسرائیلیوں نے دیکھا کہ اب ایک نئی قوت حق و صداقت کا پیکر بن کر ابھرنے کو ہے اور دنیا میں اس کے مقابلے کے لئے ہم اکیلے کافی نہیں تو انہوں نے دور اندیشی کے پیش نظر اپنی حیلہ سازیوں سے کام لینے کا فیصلہ کیا انہوں نے نصرانیوں سے اپنی برسوں کی نفرت کو بظاہر محبت و اخوت میں بدلنے کے لئے ہر قدم اٹھایا۔ یہاں تک کہ اپنی حسین و جمیل دوشیزاؤں کو خاص ہدایات دے کر یروشلم سے باہر لے آئے اور وہ نصرانیوں میں اس طرح گھل مل گئیں کہ گویا ہم ایک ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے کے وجود سے کوئی خطرہ نہیں رشتے ناطے کئے جائیں تو بھی کوئی اعتراض نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہودیوں کے آئے دن کے مظالم اور فتنوں سے تنگ آئے ہوئے نصرانیوں نے یہودیوں کی اس دور رس سازش کو نہ سمجھا اور ان کے مکرو فریب کے جال میں پھنستے چلے گئے اور یوں یہودی نصرانیوں کو اپنا ہم خیال بنا کر مسلمانوں کے خلاف اکسانے لگے۔ خوب خوب بھڑکانے لگے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمان رسولؐ اور قرآن شریف کی آیات کی نہ صرف نفی کی بلکہ مختلف معنی دے کر نصرانیوں کو آمادہ پیکار کیا اور خود کو محفوظ رکھنے کے لئے انہیں آگے لے آئے لیکن درپردہ ان پر اپنی گرفت بھی مضبوط کرتے چلے گئے یہودی اپنے مفادات حاصل کرنے کے لئے دولت' اسباب عیش و عشرت غرض سب کچھ نصرانیوں کو پیش کرتے چلے گئے اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے بلکہ دوسری قوموں تک بڑھا دیا گیا ہے یہاں تک کہ کافرانہ ذہنیت کے بعض مسلمان بھی یہودی عورتوں کی زلفوں کے اسیر ہو کر رہ گئے ہیں اور اپنا سب کچھ گنوا بیٹھے ہیں۔

زمانہ قدیم سے یہودی تجارت میں نصرانیوں پر سبقت لئے ہوئے تھے ان کے بحری جہازوں' بری قافلوں' زراعت اور ان کی منڈیوں میں زیادہ تر نصاریٰ ہی ان کے ملازم تھے جب اسلام نے جزیرہ نما عرب سے نکل کر دنیا کے دوسرے خطوں میں پھیلنا شروع کیا تو نصرانیوں کو یہودیوں نے نہ صرف مسلمانوں کے خلاف خوب خوب ورغلایا بلکہ اسلام اور قرآن شریف کے خلاف اور بھی بھڑکایا اور نصرانیوں کے عقل و شعور تک کے حاکم بن گئے تاہم میں اس مذہبی بحث میں نہیں پڑتا' لیکن نصرانیوں کو یہ باور کروانا چاہتا ہوں کہ اسرائیلیوں نے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر تسلیم نہیں کیا انہیں ایک ڈاکو کے مقابلہ میں بد اطوار' فتنہ پرور اور ظالم کہہ کر صلیب پر چڑھوانے کی کوشش کی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں یعنی نصاریٰ قوم کے کب ہی خواہ ہو سکتے ہیں۔

جیسا میں نے اوپر لکھا ہے کہ یہودیوں نے نصرانیوں کے خلاف محاذ آرائی تو بند کر دی لیکن انہیں دین اور دنیا والوں سے گمراہ کرنے کے لئے درپردہ اور اعلانیہ گمراہ کن سازشیں کرتے رہے انہیں دنیاوی' اخلاقی اور معاشرتی برائیوں میں بڑی ہوشیاری اور عیاری سے ملوث کر دیا اور آج کہنے کو دنیا میں نصاریٰ ہیں ان کے رہنما بھی ہیں ان کی انجیل بھی ہے لیکن یہودیوں کے بنائے ہوئے مختلف شیطانی گڑھوں میں خواہی نہ خواہی گرے ہوئے نہ صرف خود سسک رہے ہیں بلکہ ان کی غلامی باقی دنیا کو بھی تباہ و برباد کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

کیا نصاریٰ قوم کے معزز پادری' ان کے مفکر اور دانشور اپنی قوم کی اس ابتر حالت کو یاد نہیں کرتے جب یہ یہودی قوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دشمن تھی اور انجیل میں ان کے پیغامات کو سرے سے مانتی ہی نہیں تھی۔ تا آنکہ (بقول ان کے) عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھا دیا اور خود خوشیاں منانے اور شادیانے بجانے لگے۔ اگر یہ حضرات تعصب کی عینک اتار کر چند گھڑیاں غور و تدبر کریں ماضی کے حالات میں صحیح سمت میں سے جائزہ لیں تو ان کے خلاف یہودیوں کی روز اول سے آج تک کی تمام سازشیں منکشف ہوتی چلی جائیں گی اور نصاریٰ چیخ اٹھیں گے کہ ان کے دشمن یہودی انہیں اپنے اغراض و مقاصد اور مفادات کے لئے استعمال کرتے چلے آ رہے ہیں جب کہ عالم اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر مان کر انہیں وہ عزت و احترام دیتا ہے جو کوئی اور قوم دے ہی نہیں سکتی۔ یہودیوں کے نزدیک باب قانون جہانبانی میں درج ہے کہ کسی ملک کو فتح کرنا ہو اور اگر اس ملک کی قوم غیرت مند' جنگجو' دلیر اور باصلاحیت ہو تو لڑنے کا خطرہ مول نہ لو بلکہ سب سے پہلے اس قوم کے اخلاق و کردار کو تباہ کرنے کے لئے ان کے امراء اور عاقلوں کو بے راہ کرو اور ساتھ ہی میں خاص طور سے نو عمر اور نوجوان نسل کو فحاشی' عیاشی' منشیات اور دیگر لغویات کو جدید ترقی کے نام سے رائج کر کے ان سب کا گرویدہ بنا دو۔ ان کی مذہبی اور روحانی قدروں کو پامال کرنے کے لئے فرقہ پرستی کو ہر طرح سے فروغ دے کر باہم لڑاؤ اور قتل کراؤ ان کی معاشی زندگی اور دیگر ذرائع پر رفتہ رفتہ قبضہ کرنے کے لئے ان کے حاکموں سرداروں اور تاجروں کو ہر قیمت پر خریدو یا الزام تراشیوں کے ذریعہ بدنام اور زیر کر دو۔ چنانچہ اس دور کی عیسائی قوم کی تمام اعلیٰ خصوصیات اور اقدار کو دور رس نتائج کے حامل منصوبوں کے تحت یہودیوں نے ختم کیا اور ان کے پہلے پہل کیتھولک اور پروٹسٹنٹ دو بڑے فرقے بنائے اور انہیں باہم لڑاتے رہے یہاں تک کہ بعد میں پوری عیسائیت ۲۵ فرقوں میں خود بٹ گئی اور یہودیوں کی سازشوں اور منصوبہ بندیوں کے عین مطابق سب کچھ بکھرتا چلا گیا اور یوں آج سے بہت عرصہ پہلے یہودی' نصرانیوں کی تجارت اور صنعت و حرفت وغیرہ پر ہی غالب نہ ہوئے بلکہ ان کے اخلاق و کردار کو بھی موم کی ناک بنا ڈالا۔

چنانچہ دنیا میں آج تجارت' صنعت و حرفت اسلحہ سازی کے کارخانے' سائنسی حربی' سامان تعیش اور نشر و اشاعت وغیرہ پر بھی ان کا تقریباً مکمل قبضہ ہے یہاں تک کہ امریکہ' برطانیہ' روس اور فرانس جیسی مملکتوں میں حکومت کے اعلیٰ مناصب پر بھی یہودی ہی براجمان ہیں یو این او تک میں بھی درپردہ ان ہی کے منصوبوں' احکامات اور اعلانات پر عمل ہوتا ہے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس وقت عیسائیت پر یہودیت کا نہ صرف ذہنی طور پر بلکہ عملی اعتبار سے بھی ہر معاملہ میں ہر مقام پر ہر طرح کا غلبہ ہے اور عیسائی قوم محکوم بنی ہوئی ان کے اشاروں پر چل رہی ہے کیونکہ یہ محض مجبور کر دی گئی ہے کسی بھی غیر یہودی حکومت یا ادارے کا پردہ اٹھا کر دیکھیں وہاں یہودی ٹولہ بھرپور انداز میں توڑ جوڑ اور تخریبی سازشوں میں مصروف نظر آئے گا یہودیوں کا ایمان ہے کہ دنیا کی بادشاہت آخر میں مکمل طور پر ان کے قبضہ میں ہو گی اور وہ اس کے حصول کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

ماضی میں یہودیوں نے نصرانیوں کے عاقبت نا اندیش شاہوں اور لیڈروں کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا تو دوسری طرف فسادات' فرقہ پرستی اور دیگر طرح طرح کے طریقوں سے مسلمانوں کو باہم لڑا کر کمزور اور مغلوب کیا اور ان کا یہ مشن اب بھی جاری ہے چنانچہ مسلمان آج بھی یہود و نصاریٰ کی مہیا کردہ عینکوں اور دل و دماغ سے ایک دوسرے کو دیکھ اور سوچ رہے ہیں اپنے تحفظ کے لئے مل کر ایک مرکز اور ایک قلعہ بنانے کے بجائے ایک دوسرے کی تباہی کا انتظار کر رہے ہیں۔ چنانچہ عنقریب جب یہودی عالم اسلام کو تباہ و برباد اور زیر کر کے ہر طرح سے مطمئن ہو جائیں تو پھر اپنے قدیم دشمن عیسائی قوم کو زیر کرنا ان کے لئے کوئی مشکل نہیں ہو گا۔ یورپ میں عیسائی قوم اخلاقی لحاظ سے دیوالیہ ہو رہی ہے۔ اکثریت میں حمیت و غیرت باقی نہیں رہنے دی گئی مذہب سے یہ لوگ کوسوں دور کر دیئے گئے ہیں ادھر مادی اور معاشی لحاظ سے پوری قوم

اعلان تعطیل عیدالاضحیٰ

ہفت روزہ ختم نبوت بیرون ملک کثیر تعداد میں جاتا ہے' اس لئے کچھ دن پہلے شائع کر دیا جاتا ہے تاکہ مقررہ تاریخوں پر ہر جگہ پہنچ جائے۔ گو کچھ ماہ سے بیرونی ڈاک تعطل کا شکار ہے' جس سے ہمارے بیرونی قارئین کو خاصی پریشانی ہے۔ تاہم پرچہ مقررہ پروگرام کے مطابق ہی شائع ہو رہا ہے چونکہ یہ شمارہ عید کی تاریخوں میں آ رہا ہے اس لئے اس شمارے کے بعد آئندہ ہفتہ کا شمارہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

یہودیوں کی گرفت میں آ چکی ہے نصرانیوں میں من حیثیت القوم دوست و دشمن کی پہچان باقی نہیں رہی وہ وقت دور نہیں جب یہودی' نصرانیوں کو ہر مرحلے پر ختم کر دیں گے اور یہودی آخر تباہ کن جنگ نصرانیوں پر مسلط کر کے فتح یاب ہوں گے۔

کاش نصرانیوں کے مذہبی رہنما اور دنیاوی سربراہ آج اس حقیقت پر غور کریں کہ ماضی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے حواریوں کے ساتھ یہودیوں نے جو ظلم ستم روا رکھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لعنتی کہہ کر مصلوب کروایا اور بعد میں بھی نصرانیوں کو اخلاقی معاشی اور معاشرتی لحاظ سے تباہ کرنے کے منصوبے بناتے چلے آئے کاش اگر آج بھی سوچیں تو یہ یہودیوں کے پنجہ استبداد سے نکل سکتے ہیں ورنہ مسلمانوں کے کمزور پڑنے کے بعد عیسائی قوم یکہ و تنہا رہ جائے گی یہودی' ہندو اور دوسری غیر مسلم قوموں کو اپنے ساتھ ملا کر انہیں بھی صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیں گے اس وقت نصاریٰ کو اندازہ ہو گا کہ انہوں نے یہودیوں کے کہنے میں آکر نہ صرف اپنے مذہب کا استحصال کیا بلکہ اپنے قریب ترین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر خدا ماننے والی امت یعنی مسلمانوں پر بھی عرصہ حیات تنگ کرنے کی بھرپور کوشش کیں اور ان پر ظلم وستم روا ہو گئے کو عیسائیت کی خدمت جانا۔

اگر اب بھی نصرانیوں نے آنکھیں نہ کھولیں تو آنے والے دور میں پانی سر سے گزر چکا ہو گا ادھر یہودی ہر محاذ پر غالب آنے کی بھرپور کوشش کریں گے اور ادھر نصرانی اپنی بقاء کے لئے جدوجہد کریں گے تو اس وقت سوائے آخری جنگ کے کوئی چارہ کار نہیں رہے گا۔ ہر قسم کے تباہ کن ہتھیار استعمال کئے جائیں گے شہر تو شہر دور نزدیک کی بستیاں بھی ایسی برباد و ویران ہو جائیں گی کہ ان میں کوئی ذی روح باقی نہیں بچے گا۔ کوسوں کے فاصلوں پر چند ایک مدقوق چہرے بگڑے اجسام کی بدصورت خوفناک زندگیاں عذاب الٰہی کا نشان بنیں گی زندگیاں خالی الذہن' خوف زدہ غاروں اور کھوؤں میں پڑی نظر آئیں گی اور چند جو قدرے بہتر حالت میں ہوں گے تو دائمی حکومت انہیں بھی نصیب نہ ہو گی کیونکہ رب جلیل ظالم' بے راہ' بدکردار' بدقماش قوم کو کبھی سرفرازی عطا نہیں کرتا۔

میں نے مختصراً یہودیوں اور نصرانیوں کے ماضی و حال کے تعلقات کے اسباب بتا دیئے ہیں جو تاریخی اور مشاہداتی حقائق ہیں۔ نصرانیوں کو اب خود فیصلہ کرنا ہو گا کہ ان کے دوست کون ہیں اور دشمن کون ہیں کون قوم ان کے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دل و جان سے مانتی اور ان کا سربلند کئے ہوئے اور کون سی قوم انہیں لعنتی قرار دے کر قتل کروا چکی ہے اس وقت جب کہ یہودی نصرانیوں کی زندگیوں سے شرافت اور جرات کی آخری رمق بھی نکال چکے ہوں گے انہیں منشیات اور خرافات کے دلدلوں میں ڈبو چکے ہوں گے۔ مسلمان جو نصاریٰ کے حقیقی دست بازو ہیں عیسائی یہودیوں کے بہکانے میں آ کر انہیں خود ہی کمزور کر چکے ہوں گے تو اس وقت یہودی ان کے قتل عام کا سامان کریں گے تاکہ اپنے ماضی کی خود ساختہ تاریخ اور فیصلوں کے مطابق دنیا پر حکمرانی کر سکیں ورلڈ آرڈر جو درحقیقت یہودیوں کا منصوبہ ہے مقصد اس کا بھی یہی ہے کہ اس پر عمل کروا کے دنیا کے بلا شرکت غیر حاکم بن جائیں۔ لیکن یہودی جیسے ماضی میں خدا کو بھولے ہوئے تھے اب بھی بھولے ہوئے ہیں اس کے جلال اور غضب کو بھولے ہوئے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا صرف آسمانوں کا حاکم ہے اور زمین کے ہم حاکم ہیں جیسا چاہیں اولاد آدم سے سلوک کریں قوموں کو جب چاہیں باہم لڑا دیں بستے بستے گھر اجاڑ دیں اپنی سازشوں کی بھٹیوں کو دہکائے رکھیں فتنہ و فساد اٹھائے رکھیں فحاشی و عیاشی کو جگائے رکھیں اور دنیا بھر کی معصوم قوموں کا سب کچھ تباہ و برباد کر کے چلتے بنیں روم پر نیرو کی طرح بانسی بجائیں یہی ان کا ورلڈ آرڈر ہے یہی ان کا منصوبہ عقیدہ اور یہی ان کی آخری آرزو ہے۔

لیکن وہ رب جلیل کل عالموں' کل جہانوں کا مالک ہے معصوم اور نیک بندوں کا محافظ ہے فرعونوں اور کافروں سے نجات دلانے والا ہے چنانچہ یہودیوں کی اولاد ہی نہیں یہ بھی عنقریب اپنی بجھتی آنکھوں سے اپنا عبرتناک انجام دیکھ لیں گے وقت کا انتظار کریں جس کا ہم بھی کر رہے ہیں اور تباہ حال نصرانی اور کفار بھی دیکھ لیں گے کہ آخری فتح دین مصطفیٰ کے ماننے والے مسلمانوں کو حاصل ہوئی ہے۔

تاریخ کے اوراق سے

سلطان محمود بیگڑہ کی زندگی کا انتظامی وسیاسی پہلو

از حضرت مولانا محمد یوسف متالا دارالعلوم بری انگلینڈ

فتح خان بن سلطان محمد۔ جو سلطان محمود بیگڑہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ یہ بروز یکشنبہ ۱۴ شعبان کو تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور آپ کے بیگڑہ کی وجہ تسمیہ ایک تو یہ بیان کی جاتی ہے کہ گائے کے سینگوں کی طرح آپ کی مونچھ دار موچھیں تھیں۔ اس لیے آپ کو بیگڑہ کہتے ہیں دوسری آپ نے جوناگڑھ کے قلعے کو اور چانپانیر کے قلعے کو فتح کیا تھا اس لیے بے گڑھ والا قلعہ دالا یعنی آپ کو دونوں پر قبضہ کی وجہ سے بیگڑہ کہا جاتا ہے۔

مرات احمدی کے مولف لکھتے ہیں کہ سلطان محمود تمام سلاطین گجرات میں بہترین سلطان تھے۔ کیا عدل واحسان کے اعتبار سے کیا غزوہ اور جہاد کے اہتمام کے اعتبار سے کیا احکام اسلامی کی رعایت کے اعتبار سے اور کیا متانت رائے کے اعتبار سے کچھ طرنا سے بچپن میں بھی اور بڑھاپے میں بھی درازی عمر کے باوجود تھی آپ میں یہ خوبی بدرجہ اتم موجود تھی اور قوت وشجاعت بھی مالک الملک کا آپ کے لیے عطیہ تھی۔

بچپن سے ماں نے آپ کو معمولی مقدار سے بڑھا کر کے متعین مقدار تک زہر کھلا کر آپ کی طبیعت کو اس کا

عادی بنادیا تھا تاکہ آپ کو زہر کے ذریعے کوئی ہلاک نہ کر سکے۔ اسی زہر کی گرمی کے نتیجہ میں عام انسانوں سے آپ کی قوت آپ کے کھانے کی مقدار زیادہ تھی جو گجرات کے وزن کے اعتبار سے ایک من جس کو کی مقدار ہوتی تھی۔ رات کے وقت میں آپ کے دائیں اور بائیں جانب سموسے رکھ دیئے جاتے تاکہ رات کے وقت جب بیدار ہوں تو ہر پہلو پر یکھانا موجود پائیں اور زہر کی گرمی کی وجہ سے اور معدہ کی حدت کی زیادتی کی وجہ سے یہ کھانا ان کے لیے فوری طور پر ضروری تھا چنانچہ رات کو بیدار ہو کر کھا کر پھر آپ سو جاتے۔ اور رات میں کئی مرتبہ ایسا ہوتا۔ صبح اٹھ کر فجر کی نماز ادا کر کے شہد کا بھرا ہوا ایک گلاس اور ایک گلاس گھی کا گھی اور پچاس کیلے آپ تناول فرماتے۔

بارہا آپ کہا کرتے کہ اگر سلطان محمود کو حق تعالیٰ نے سلطنت اور بادشاہی عطا نہ کی ہوتی تو اس کے پیٹ کو کون بھرتا۔ اس کے ساتھ ہی قوت باہ اس درجہ تک تھی کہ کوئی آپ کی بیوی آپ کا فراش بننے کی تاب نہیں لا سکتی تھی البتہ آپ کے حرم میں ایک حبشیہ تھیں جو نو عمر بلند و بالا قامت رکھنے والی تھیں۔ کہ دیگر حرم سے مجامعت کے بعد سلطان ان کی مباشرت سے تسکین پاتے۔ جب آپ تخت شاہی پر بیٹھے تو آپ کی عمر تیرہ سال دو مہینے تین دن تھی۔ آپ نے اپنے آباؤ اجداد کے طریقے کے مطابق فوجیوں کو انعام و اکرام سے نوازا جب چند ماہ اس پر گذرے تو بعض امراء ملک شعبان عماد الملک سے عناد پیدا کر کے اس کو ہٹانے کے در پے ہو گئے۔ اور سلطان سے جھوٹی شکایتیں کر کے عماد الملک کو زنجیر میں باندھ کر قید کر دیا گیا مگر رات کے وقت جیل کے داروغہ عبداللہ نے امراء کی غرض اور ان کا اصل مقصود سلطان سے عرض کر دیا کہ عماد الملک تو سلطان کا نہایت وفادار ہے اس پر سلطان نے اپنے خصوصی لوگوں سے مشورہ کر کے ان کے اتفاق سے عماد الملک کو قید سے رہا کیا۔ اور ان کے خلاف سازش کرنے والے امراء کی گرفتاری کا حکم دیا۔ جب ان امراء کو اس کا پتہ چلا تو وہ مسلح ہو کر مقابلے کے لیے تیار ہو گئے اور بھدر پہنچ گئے اس وقت تین سو نفر سلطان کی خدمت میں حاضر تھے ان کو حکم دیا کہ ان نمک حراموں پر ہاتھی چھوڑ دو چنانچہ پانچ سو چھ ہاتھیوں کے ذریعے اچانک ان پر حملہ کر دیا گیا تمام امراء اور ان کی جمعیت کا لشکر بھاگ گیا جو پکڑا گیا اس کو قتل کیا گیا

دعائے صحت کی اپیل

سیالکوٹ۔ مدرسہ عربیہ فاروقیہ چوک امام صاحب سیالکوٹ کے صدر مدرس و ناظم قاری محمد اسحاق نعمانی کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے فالج کے مرض میں مبتلا ہیں۔ تمام قارئین سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں خداوند قدوس مریضہ کو اپنے فضل و کرم سے تندرستی نصیب فرمائیں۔

یہ سلطان کے لیے پہلا اور آخری حادثہ ثابت ہوا بقیہ تمام عمر کسی کو آپ کے حکم عدولی کی مجال اور آپ کے خلاف سازش کا خیال پیدا نہ ہو سکا۔

باغی امراء کا صفایا کر کے سلطان نے باون دیگر امراء کو نامزد کیا ان کو خطاب اور منصب عطا کیا۔ جاگیریں عطا کیں اور تھوڑی مدت میں زبردست لشکر تیار کر لیا اور پوری سلطنت گجرات میں امن و امان قائم کر دیا سلطان کی طرف سے ضابطہ مقرر تھا کہ سپاہیوں اور امراء میں سے جو مرتبہ شہادت پائے یا طبعی موت مرے اس کی جاگیر اس کے لڑکے کو عطا کر دی جائے لڑکا نہ ہو تو نصف جاگیر اس کی بیٹی کو دے دی جائے۔ بیٹی بھی نہ ہو تو اس کے متعلقین کے لیے وجہ کفاف اور معیشت مقرر کر دی جائے۔ جو ان کو ملتی رہے تاکہ کسی کی طرف سے کسی قسم کی شکایت پیدا نہ ہو۔ ایک دن کسی شخص نے سلطان سے شکایت کی کہ فلاں امیر مرحوم کا لڑکا تو ہے مگر وہ قابلیت اور صلاحیت نہیں رکھتا۔ سلطان نے برجستہ کہا کہ اس کو قابل بنایا جائے اس کے بعد کسی کو اس طرح کی بات کرنے کی جرأت نہ ہو سکی۔

سلطان نے بڑی لمبی چوڑی عمارتیں، رباطیں مسافروں کے راستے پر تعمیر کیں۔ جنتا میں مدارس اور مساجد تعمیر کیں۔ سلطان کا حکم تھا کہ فوجیوں میں سے کوئی شخص قرض نہ لے ان کے قرض لینے کے لیے علیحدہ خزانہ مقرر کیا گیا جہاں سے سپاہی اپنی ضرورت کے مطابق قرض لیتا اور وعدہ کے مطابق پھر ادا کرتا اس لیے کہ اس سے پہلے سودی قرض لینے کا دستور تھا کہ سودی قرض فوجی لیا کرتے تھے۔ مگر سلطان نے کہا کہ اگر مسلمان سودی قرض لیں گے تو پھر اس کو کھا جائیں گے تو ان سے غزوہ اور جہاد کیسے ہو سکے گا۔

گجرات میں میوہ دار درختوں کی کثرت سلطان محمود کے زمانہ میں اس کی ابتداء کی گئی اور اس کا جال پھیلایا گیا کسی دیہات یا شہر میں کوئی جگہ دکان یا مکان خالی دیکھتے تو اس کے متعلق استفسار فرماتے اور اس کی آبادی کا حکم فرماتے جب سلطان محمود خلجی نے ۸۶۶ھ میں شاہ دکن نظام شاہ پر فوج کشی کی تو نظام شاہ، شاہ دکن نے آپ سے مدد مانگی تو آپ اس کی مدد کے لیے روانہ ہوئے تو سلطان محمود خلجی کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے بیدر شہر کا محاصرہ اٹھا لیا اور واپس اپنے ملک لوٹ گیا جب نظام شاہ، شاہ دکن کے ایلچی آپ کی خدمت میں پہنچے اور شکریہ ادا کیا اور واپس لوٹ جانے کی درخواست کی تو سلطان راستے سے واپس لوٹ آئے۔

۸۷۱ھ میں جونا گڑھ کے قلعے گرنار پر قبضے کے لیے اور راؤ منڈلیک کا قلع قمع کرنے کے لیے آپ نے علم جہاد بلند کیا۔ سلطان محمود بیگڑہ جب گرنار کے قلعے کو فتح کرنے کے ارادے سے چلے تو خزانچی کو حکم دیا کہ پانچ کروڑ زر نقد اپنے ساتھ لے لو اور قورچی کو حکم دیا کہ ایک ہزار سات سو مصری یمانی مغربی خراسانی تلواریں کہ ان کا قبضہ سونے کا ہو اور ایک تلوار کے قبضہ میں چار سیر سونا چڑھایا گیا ہو اور تین ہزار احمد آبادی تلواریں کہ ان کے قبضے پر چاندی لگی ہوئی ہو مختلف وزن کے اعتبار سے اور آٹھ سو خنجر اور جمدھر کہ ہر ایک کا قبضہ ڈھائی سیر اور تین سیر سونے سے بنایا گیا ہو وہ ہمراہ لے لو۔

اور آختہ بیگ کو حکم دیا کہ ایک ہزار تازی اور ترکی گھوڑے اس حملہ میں ساتھ ہونے چاہئیں اور یہ تمام سونا اور طلائی اور نقرئی ہتھیار اور گھوڑے سارے کے سارے چار ماہ کے محاصرے میں اپنی فوج کو عنایت فرما دیئے اور ہدیہ کر دیئے اور فوج کو سوراشٹر کے علاقہ میں ٹھہرا دیا اور اس کو تاخت و تاراج کیا اور بہت ساری غنیمت فوج کے ہاتھ لگی رائے منڈلیک نے اپنے وکلاء بھیجے عجز و نیاز کا اظہار کیا سلطان نے مصلحت یہ دیکھی کہ اس سال قلعہ کی فتح کو موقوف رکھا جائے اور اس کی رائے منڈلیک کی اطاعت پر اس وقت اکتفا کیا جائے اس لیے سلطان واپس احمد آباد لوٹ آئے۔

۸۷۳ھ میں سلطان کو یہ خبر ملی کہ راؤ منڈلیک جب کہ اپنے بت خانہ میں پرستش کے لیے سوار ہو کر جاتا ہے تو چتر اس پر ہوتا ہے اور مرصع قیمتی لباس پہنتا ہے اور شاہانہ ٹھاٹھ کے ساتھ جاتا ہے سلطان کی غیرت نے اس کو برداشت

نہیں کیا اور چار ہزار گھوڑے سوار اور ہاتھی سوار متعین کئے اور ان کو حکم دیا کہ اس کا چتر اور زریں لباس اس سے چھین لو ورنہ اس کو تاخت و تاراج کر دو جب راؤ منڈلیک کو یہ خبر پہنچی تو اس نے اسی وقت وہ زریں لباس اور چتر خدمت سلطانی میں بھیج دیا اور سلطانی لشکر واپس لوٹ آیا۔ سلطان نے وہ سیم و زر اور زریں لباس تقسیم کر دیا ۸۷۴ھ میں آپ کو قلعہ گرنال کی فتح کا خیال ہوا لیکن منڈلیک بغیر طلب کئے بغیر پیغام بھیجے سلطان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ سلطان جو بھی حکم فرمائیں اس کے لیے اس کی خدمت کے لیے میں حاضر ہوں۔ میری طرف سے کس قصور کے سرزد ہوئے بغیر آپ کے مطیع اور فرمانبردار کی ہلاکت کے لیے آپ کیوں کوشاں ہیں۔ سلطان نے فرمایا کہ کفر کے برابر کون سا جرم ہو سکتا ہے۔ اگر امن چاہتے ہو تو کلمہ توحید پڑھ لو۔ تاکہ اس علاقے کی ولایت سلطنت تمہیں سونپ دی جائے۔ ورنہ پھر تمہاری خیر نہیں۔ راؤ منڈلیک نے دیکھا کہ جب یہ حال ہے تو راتوں رات وہ بھاگ گیا اور قلعہ میں چلا گیا اور جنگ کی تیاری میں مشغول ہو گیا مگر کب تک قلعہ میں رہتا تنگ ہو گیا اور اس نے معافی کی پھر دوبارہ درخواست کی سلطان نے وہی اسلام والی شرط دہرائی راؤ منڈلیک قلعے سے نیچے اتر آیا قلعے کی کنجیاں سلطان کو سونپ دیں اور کلمہ توحید پڑھ لیا قلعہ کی یہ فتح ۸۷۵ھ میں ہوئی۔ بعض حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ راؤ منڈلیک کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا کہ جب وہ سلطان احمد شاہ کے ہمراہ احمد آباد پہنچا تو حضرت شاہ عالم قدس سرہٗ کی خدمت میں پہنچ کر زیارت سے مشرف ہوا۔ تو آپ کی زیارت کے ساتھ ہی وہیں پر مشرف باسلام بھی ہوا۔ مرات سکندری میں لکھا ہے کہ اس نومسلم کی قبر اس راستے کے متصل ہے۔ جو کالو پور کے دروازے کی طرف کو راستہ جاتا ہے اس کے سیدھے ہاتھ پر راستے کے کنارے واقع ہے۔

اس کے بعد سلطان نے تمام سادات و علمائے کرام قضاۃ اور مفتیین کو ہر شہر سے بلایا اور ان کو ان کے سوراشٹروں میں بھیجا اور وہاں ان کو متعین کیا اور اس علاقے کی آبادی کی طرف آپ نے خصوصی توجہ مبذول فرمائی عالیشان قلعہ تعمیر کیا بلند و بالا محلات تعمیر کیے اسی طرح امراء نے بھی اپنے لیے حسب حکم سلطانی کے بموجب وہاں محلات تعمیر کئے۔

بہت گنے چنے دنوں میں کہ جس کو احمد آباد ثانی کہا جا سکتا ہے وہ تعمیر ہو گیا۔ اس کا نام مصطفیٰ آباد رکھا گیا راؤ منڈلیک کے اسلام لانے کے بعد اس کو خان جہاں کا خطاب دیا گیا جاگیر عنایت کی گئی جتنے سونے کے بت راؤ منڈلیک کے بت خانے سے آئے وہ سب فوجیوں میں تقسیم کر دیئے گئے۔ اس کے بعد آپ نے علاقہ سندھ پر حملہ کیا یہ حملہ ۸۷۷ھ میں ہوا بہت سے قیدی پکڑے گئے اور ان کو جونا گڑھ لایا گیا اسی سال میں جگت سنکو دھار (دوارکا) کی فتح ہوئی اس کا سبب یہ ہوا کہ ملا محمود سمرقندی جو اپنے اہل و عیال کو لے کر کشتی میں سوار ہو کر اس علاقے کی طرف جا رہے تھے تو اس علاقے کے کفار نے ان کو پکڑ لیا اس پر ملا محمود نے آپ سے شکایت کی اور آپ نے فوج کشی کی اس فوج کشی میں راستے کی دشواری اور سفر میں بڑی تعب و مشقت ہوئی جس کو صاحب مرات سکندری نے بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔ پھر بھی اس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی اور ۸۷۷ھ میں فتح ہوا۔ اور یہ کارنامہ آپ کے دست مبارک سے پہلی دفعہ انجام کو پہنچ سکا کہ آپ سے پہلے کسی بادشاہ نے جزیرہ سنکو دار (دوارکا) کو فتح نہیں کیا تھا۔

جب جگت سنکو دھار کا بت خانہ گرایا گیا تو سلطان نے دو رکعت نماز شکرانہ پڑھی اور اپنی فوج کا شکریہ ادا کیا اور مسلمانوں نے بلند آواز سے بت خانے کے اوپر اذانیں کہیں اور ملا محمود سمرقندی کے اہل و عیال جو کفار کی قید میں تھے ان کو خلاصی ملی۔

کہتے ہیں کہ یاقوت و مروارید کی بہت سی قیمتیں اور بہت سارے قیمتی کپڑے غنیمت میں ہاتھ لگے۔ سلطان نے وہاں مسجد تعمیر کی اور ملک طوغان جو کہ فرحت الملک کا خطاب رکھتے تھے انکو جگت سنکو دھار کا والی مقرر کیا اور خود جونا گڑھ لوٹ آئے۔

۸۸۰ھ میں حضرت شاہ عالم کا انتقال ہوا آپ کی قبر شریف کا گنبد رسول آباد میں واقع ہے تاج خان فریابی جو کہ محمود شاہی امراء میں سے تھے انہوں نے وہ تعمیر کیا۔

سلطان جونا گڑھ جو اس وقت مصطفیٰ آباد کے نام سے معروف تھا ۱۲ جمادی الاول جمعہ کے روز پہنچے سلطان کو پتہ چلا کہ ملباریوں کی جماعت چند کشتیاں لے کر گجرات کے بندر کی طرف جو جہاز آتے ہیں ان پر حملہ کرتے ہیں۔ اس لیے آپ گھوگھہ کی جانب روانہ ہوئے اور متعدد کشتیاں پوری استعداد و تیاری کے ساتھ مسلح ملباریوں کی تنبیہ کے لیے روانہ فرمائیں اور خود کھنبات کی بندر گھوگھہ میں مقیم رہے پھر وہاں سے سرکھیج لوٹ آئے اور حضرت شیخ احمد کھٹو کی قبر پر حاضری دی تین دن اس منزل میں آپ نے قیام فرمایا۔

امراء اور فوجیوں میں سے جو شہید ہوئے تھے یا وفات پا چکے تھے ان کے فرزندوں کو بلایا جن کی نرینہ اولاد تھی ان کو اپنے والد کی جاگیر عطا فرمائی اور جن کی نرینہ اولاد نہیں تھی نصف جاگیر لڑکی کو عطا فرمائی اور جن کی لڑکی بھی نہیں تھی تو ان کے متعلقین کو معیشت کے بقدر روزینہ مقرر کر دیا اور احمد آباد تشریف لے آئے اس کے بعد ہر سال مصطفیٰ آباد سیر و شکار کے ارادے سے آپ تشریف لے جاتے اور احمد آباد واپس آجاتے۔

آپ کو عرصے سے چاپانیر کے قلعہ پر قبضہ کا خیال تھا اور سیر و شکار کے ارادے سے اسی طرف آپ تشریف لے جاتے دریائے واترک کے کنارے پر جو احمد آباد سے بارہ کوس پر جنوب اور مشرق کے درمیان واقع ہے، محمود آباد نامی شہر آپ نے تعمیر کیا اور اس کے کنارے پر پتھر سے ایک مضبوط پشتہ بنوایا اور اس پشتے پر عالیشان محلات تعمیر کروائے۔

۸۸۷ھ کہ یہاں عمارتوں کے آثار باقی تھے، تو جس محمود آباد سے آپ نے چاپانیر کے قلعہ پر قبضہ کرنے کے ارادے سے چلنے کا ارادہ کیا اس وقت چاپانیر کا قلعہ راول پتائی کے قبضہ میں تھا۔ ۸۸۹ھ میں وہ قلعہ فتح ہوا اس کی تاریخ لفظ افتتاح اور لفظ ذیقعدہ سے بھی تاریخ فتح نکلتی ہے چاپانیر کی فتح کے بعد یہاں کی آب و ہوا سلطان کو بہت پسند آئی اس کو آپ نے پایۂ تخت بنایا۔ عظیم الشان شہر تعمیر کیا جس کا نام محمد آباد رکھا شہر پناہ قلعہ اور عالیشان مسجد تعمیر کی۔ امراء وزراء و تجار اور پیشہ ور

حضرات نے بھی اپنی عمارتیں وہاں تعمیر کیں۔ شہر کے اطراف میں آپ نے عالیشان باغات لگوائے اور بہت تھوڑی سی مدت میں نہایت زیب و زینت والا عظیم الشان شہر بن گیا اپنی نو تعمیر شدہ شہروں میں سے پالولا بھی ہے۔ ۹۰۲ھ میں جوناگڑھ کے قلعہ پر حکومت اور سوراشٹر کی ولایت آپ نے شہزادہ خلیل خان کو عطا فرمائی اسی سال میں تاجروں نے آپ سے شکایت کی کہ پانچ سو عراقی ترکی گھوڑے عراق اور خراسان سے ہم لے کر آرہے تھے جن کے ساتھ ہندوستانی قیمتی کپڑے بھی تھے۔ نیت یہ تھی کہ حکومت ہم سے خریدے گی جب ہم آبو پہاڑ کے قریب اس کے دامن میں پہنچے تو راجہ سروہی نے وہ ہم سے چھین لیے۔ تمام سامان اس نے چھین لیا۔ یہاں تک کہ پرانے کپڑے بھی اس نے نہ چھوڑے یہ شکایت بادشاہ وزی پناہ کی بارگاہ کے سوا ہم کہاں لے کر جائیں۔ سلطان نے ان تاجروں کو حکم فرمایا کہ تمام گھوڑوں اور اموال جو سروہی نے چھین لیا ہے اس کی قیمت ہمیں لکھ کر دو۔ بعد ملاحظہ سلطان نے خزانچی کو حکم دیا کہ یہ قیمت ان تاجروں کو ادا کر دی جائے۔ ہم راجہ سروہی سے اس کو واپس لیں گے۔ چنانچہ وہ قیمت سلطان کے پاس حاضر کی گئی شمار کر کے تاجروں کو ادا کر دی گئی سلطان سفر کرتے ہوئے سروہی کی جانب روانہ ہوئے اور پیشگی راجہ کے پاس تہدید بھیج دی کہ اس فرمان کے پہنچتے ہی فوراً وہ تمام گھوڑے اور تاجروں کا تمام مال جو چھین لیا گیا ہے ہمارے ملازمین کے حوالے کر دو ورنہ پیچھے ہی فوج پہنچتی ہے۔ حکم پہنچتے ہی وہ تمام گھوڑے اور بعینہ سارا مال سلطانی خدمت گاروں کے حوالے کر دیا گیا اور راجہ سروہی نے عجز و نیاز ظاہر کر کے معافی مانگی سلطان محمد آباد واپس لوٹ آئے۔ اس کے بعد چند سال تک محمد آباد میں بڑے عیش و آرام اور فراغت کے آپ نے گذارے مگر آپ خربوزے کے موسم میں محمد آباد سے احمد آباد تشریف لے آتے اور تین ماہ احمد آباد میں آرام فرماتے اور اس کے بعد محمد آباد واپس تشریف لے جاتے آپ کی طرف سے عادل خان فاروقی حاکم اسیر کے ذمے سالیانہ متعین تھا۔ ۹۰۳ھ میں محمد ورقم کے ارسال کرنے میں اس نے غفلت برتی تو آپ نے اس جانب فوج کشی کی سلطان جیسے ہی دریائے تاپتی کے کنارے پہنچے کہ عادل خان نے معافی مانگی اس پہ آپ وہاں سے واپس لوٹے اور لوٹتے وقت فوج کو نذر بار کے راستے سے بھیج دیا اور خود تھالنیر کے قلعہ کی سیر کے لیے تشریف لے گئے اور تھالنیر کے قلعہ کی سیر کر کے نذر بار میں آ کر فوج سے مل گئے اور محمد آباد تشریف لے آئے ۹۰۴ھ میں آپ نے جیول پر فوج کشی کی اور وہاں سے فرنگیوں کی دست درازی کو روکنے کے لیے آپ نے دمن اور ممبئی کی جانب سفر فرمایا اور چند روز محرم ۹۰۵ھ میں دار الخلافہ واپس لوٹ آئے۔ اس کے بعد عالم خان بن احسن خان نے جو کہ والد اسیر کے اور برہان پور کے حاکم تھے اپنی والدہ سے کہا کہ سلطان سے عرض کریں کہ عادل خان بن مبارک سات سال ہوئے کہ فوت ہو گئے اور اس عالم سے وہ لاولد رخصت ہوئے ہیں اور امراء نے ملک راجہ کے اولاد زادوں میں کسی کو عادل خان کا لقب دے کر وہاں کا حاکم بنا دیا ہے۔ اگر سلطان مجھے خاک سے اٹھا کر مسند عالی پہ بٹھا دیں تو یہ بندہ نوازی ہوگی۔ سلطان نے ان کی عرض و معروض قبول فرمائی اور اسی سن کے ماہ رجب میں عالم خان کو اسیر تشریف کر دیا اور خود نذر بار کی جانب روانہ ہو گئے جب تھالنیر میں پہنچے تو تخت نشینی کے بعد عالم خان بن احسن خان کو عادل خان کا خطاب دیا۔

ختم نبوة

قرآن پاک کے آئینے میں

تحریر: عبدالواحد اعوان گکھڑوی

اولاد آدم کی راہنمائی کے لئے انبیاء و رسل کا سلسلہ قائم کیا۔ بالآخر یہ سلسلہ نبوت سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اختتام پذیر ہوا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شئ علیما۔

ترجمہ: "(اے لوگو!) محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔"

اس آیت کریمہ میں کفار و منافقین کے اس الزام کا رد کیا گیا ہے جو انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر لگایا تھا کہ آپ نے اپنے منہ بولے بیٹے زید کی مطلقہ سے شادی کر لی ہے چنانچہ اس سے پیشتر آیت نمبر ۳۷ میں فرمایا کہ یہ نکاح ہمارے حکم سے ہوا ہے اور اس لئے ہوا ہے کہ مسلمانوں کے لئے اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے جب کہ وہ انہیں طلاق دے چکے ہوں نکاح کرنے میں کوئی حرج باقی نہ رہے چونکہ کفار کا اعتراض تھا کہ آپ نے اپنی بہو سے نکاح کر لیا ہے لہٰذا اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم

ترجمہ: "محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔"

یعنی جس شخص کی مطلقہ سے نکاح کیا گیا وہ تو آپ کا بیٹا ہی نہ تھا تو نکاح کیسے حرام و ناجائز ہوا؟ چونکہ ان کے اس رسم و رواج نے حرام صورت اختیار کر لی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ولکن رسول اللہ فرمایا کہ آپ کے لئے بحیثیت رسول ہونے کے ضروری تھا کہ ایسی بری رسم کا خاتمہ فرمائیں چنانچہ آپؐ نے حضرت زیدؓ کی مطلقہ سے شادی کر کے یہ ثابت کر دیا کہ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں اور اس کی مطلقہ سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ خاتم النبیین کا ذکر کر کے یہ بتلاتے ہیں کہ کیونکہ آپ کے بعد من جانب اللہ اور کوئی نبی رسول نہ ہوگا جو ایسی رسومات قبیحہ کا قلع قمع کرتا اس لئے ضروری ہوا کہ اس پیغمبر یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی اس رسم بد کا خاتمہ کروایا جاتا چنانچہ ایسا ہی ہوا اس آیت سے ثابت ہوا کہ آپؐ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا اللہ میثاق سے ثابت شدہ ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ و لتنصرنہ قال اقررتم و اخذتم علی ذالکم اصری قالوا اقررنا قال فاشہدوا و انا معکم من الشاہدین ۞ فمن تولی بعد

باقی صفحہ ۲۶ پر

چار سلسلہ ہاتھی اور تیس لاکھ ٹکے عنایت فرمائے اور اسیر و برہان پر متعین کر دیا اور ملک لادن خلجی کو خانجہاں کا خطاب دیا اور بناس نامی جگہ جو سلطان پور اور نندربار کے قلعوں میں سے ہے وہ ان کو بطور انعام کر دی کردہ ملک لادن خلجی کی جائے ولادت تھی ساتھ ہی ان کو عادل خان کا خطاب بھی دیا۔ اور ان کے ساتھ چند امراء متعین کر دیئے عادل خان خوشی خوشی آسیر کی جانب روانہ ہو گئے اور سلطان دارالخلافہ واپس لوٹ آئے۔ اسی سال سید محمد جونپوری جو کہ مہدویت کا دعویٰ کرتے تھے۔ احمد آباد پہنچے اور تاج خان بن سالار کی مسجد میں جو جلال پور کے دروازے کے قریب تھی وہاں اترے اور لوگوں کو دعوت دی علماء فضلاء نے ان کے قتل کے فتوے لکھے تو سید محمد وہاں سے منتقل ہو کر پٹن کی جانب روانہ ہو گئے کچھ عرصہ وہاں مقیم رہے پالن پور کے بھی سلمانوں نے ان کو قبول نہیں کیا مگر صاحب مرات احمدی لکھتے ہیں کہ اب تک وہاں مہدویت پائی جاتی ہے۔

سلطان محمود بیگڑہ نے ۹۱۶ھ ماہ ذی الحجہ میں پٹن کا سفر فرمایا اور یہ سلطان کا آخری سفر ثابت ہوا وہاں کے اکابر علماء اور مشائخ سے ملاقات کی اور ان سے فرمایا کہ میں اس مرتبہ آپ لوگوں کو الوداع کہنے کے لیے آیا ہوں کہ میں جانتا ہوں کہ میرا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے چند دن پٹن سے احمد آباد کی جانب لوٹ آئے سرکھیج پہنچے تو شیخ احمد کھٹو رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی زیارت کے لیے گئے اور اپنی قبر کو جو شیخ احمد کی قبر کی پائنتی میں آپ نے بنوائی تھی وہاں پہنچے عبرت کی نگاہ سے اس کو دیکھتے رہے اور اس کے بعد احمد آباد پہنچ کر بیمار ہوئے آپ کی بیماری تین ماہ تک لمبی چلی اپنے صاحبزادے خلیل خان کو بڑودہ سے بلایا اور سفر آخرت کی ان کو خبر دی اور بوقت نماز عصر بروز دوشنبہ تین رمضان المبارک ۹۱۷ھ کو آپ نے رحلت فرمائی اور آپ کو سرکھیج کے مقبرے میں دفن کیا گیا۔ آپ کی ولادت ۸ رمضان المبارک ۸۴۹ھ تھی آپ نے چون سال ایک ماہ حکومت کی آپ کی عمر سڑسٹھ برس ہوئی۔

تحریک ختم نبوت کے مجاہد

حضرت امیر شریعت

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کی ایمان افروز خطابت

از: محمد سلیم چنیوٹی، لاہور

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ ہمارے دلوں میں آج بھی زندہ و تابندہ ہیں۔ ان کی زبان سے نکلے ہوئے موتی آج کے اس دور میں بھی ہمیں ذہن کی غذا مہیا کرتے ہیں۔ شاہ جیؒ برصغیر کے ان خطیبوں میں شمار ہوتے ہیں جن کی خطابت بروقت اثر انداز ہوتی تھی۔ جن کے الفاظ ہر سامع کے دل میں پیوست ہو جایا کرتے تھے۔ چند مواقع کی تقاریر کے اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔

ہندو مصنف راج پال کی گستاخی رسول

ایک ہندو مصنف راج پال نے آقائے دو جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے خلاف رسوائے زمانہ کتاب "رنگیلا رسول" لکھی اس کے خلاف بہت احتجاج ہوا۔ مگر شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ تڑپ اٹھے۔ ایک دفعہ ایک جلسہ میں مفتی کفایت اللہؒ صاحب اور مولانا احمد سعیدؒ صاحب بھی موجود تھے۔

آپ نے اس موقع پر فرمایا۔

"آج مفتی کفایت اللہ اور احمد سعید کے دروازے پر ام المومنین عائشہ صدیقہؓ اور ام المومنین خدیجۃ الکبریٰؓ آئیں اور فرمایا ہم تمہاری مائیں ہیں، تمہیں معلوم نہیں کہ کافروں نے ہمیں گالیاں دی ہیں (پھر ایک کروٹ کے ساتھ مخاطب ہو کر فرمایا کہ جلسہ ہل گیا) ارے دیکھو تو ام المومنین خدیجہؓ و عائشہؓ دروازے پر تو نہیں کھڑی ہیں (جلسہ میں کہرام برپا ہوا' لوگ دھاڑیں مار کر رونے لگے) دیکھو دیکھو سبز گنبد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تڑپ رہے ہیں۔ امہات المومنینؓ پریشان ہیں اور تم سے اپنے حق کا مطالبہ کر رہی ہیں...... عائشہؓ پکار رہی ہیں' جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیار سے حمیرا کہا کرتے اور جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے وقت اپنے دانتوں سے مسواک چبا کر دی۔ اس کے ناموس پر قربان ہو جاؤ' بچے بچے...... ماں پر کٹ مرا کرتے ہیں۔"

قرآن کی محبت

۱۹۲۶ء میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اللہ کی کتاب کی بلاغت کے صدقے جایئے۔ خود بولتی ہے کہ محمدؐ پر اتاری گئی ہوں۔ بابو لوگو! اس کی قسم نہ کھایا کرو اس کو پڑھا کرو۔ سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کی طرح نہ سہی اقبالؒ کی طرح پڑھا کرو۔ دیکھا اس نے قرآن کو ڈوب کر پڑھا تو مغرب کی دانش پر بلہ بول دیا۔ پھر اس نے قرآن کے سوا کچھ دیکھا نہیں۔ وہ تمہارے بت کدے میں اللہ اکبر کی صدا ہیں۔"

ختم نبوت سے پیار

"ختم نبوت کی حفاظت میرا جزو ایمان ہے۔ جو شخص بھی اس ردا کو چوری کرے گا' جی نہیں چوری کا حوصلہ کرے گا۔ میں اس کے گریبان کی دھجیاں پھاڑ دوں گا۔

میں میانؐ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوا کسی کا نہیں نہ اپنا نہ پرایا۔ میں انہیؐ کا ہوں' وہیؐ میرے ہیں۔ جس کے حسن و جمال کی قسمیں رب کعبہ نے اٹھائی ہوں۔ ان کے حسن و جمال پر نہ مرمٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور لعنت ہے ان پر جو ان کا نام تو لیتے ہیں۔ لیکن سارقوں (چوروں) کی خیرہ چشمی کا تماشا دیکھتے ہیں۔"

لاہور کے تماشائی

۱۹۴۸ء میں ایک موقع پر تقریر کی۔ فرمانے لگے۔

"صدر محترم اور تماشائی بھائیو! لاہور آتے ہوئے مجھے بیس سال ہو گئے ہیں۔ میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ بال سفید ہو چکے ہیں۔ آج تک مجھے یہ پتہ نہیں چلا کہ آپ ہیں کیا؟ غوث ہیں' قطب ہیں' ابدال ہیں' ولی ہیں۔ کیا ہیں مجھ میں نہیں آتا کہ آپ کو کس خطاب سے مخاطب کروں۔ کیا میری بیوی کے حق مہر میں جیل جانا لکھا ہوا ہے۔ اگر تم نہیں چاہتے ہم تمہارے سامنے آئیں تو پھر تم ہمارے سامنے کیوں آتے ہو؟ کئی کرلی ہے تو پکی کرلو۔ یہ کیا کہ عطاء اللہ نے تقریر کرلی تم نے کہا کہ واہ شاہ جی واہ۔ عطاء اللہ ہو گیا قید تم نے کہا آہ شاہ جی آہ۔ تمہاری آہ اور واہ میں شاہ جی ہو گئے تباہ۔"

وفاداری کا ثبوت مانگنے والے

۱۹۴۸ء میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

"میں نے جو کچھ کیا اللہ اور اس کے رسولؐ کے لئے کیا۔ مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی اپنی کسی حرکت پر ندامت نہیں۔ میرا دماغ غلطی کر سکتا ہے۔ لیکن میرے دل نے کبھی غلطی نہیں کی مجھ سے وفاداری کا ثبوت مانگنے والے پہلے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی وفاداری کا ثبوت دیں۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں جو انسانی ضمیر کی سوداگری کرتے ہیں۔ میں اس شخص کو دھوپ چھاؤں کی اولاد سمجھتا ہوں جو قوم کو بیچتا پھرتا' ملک سے غداری کرتا اور جس ہنڈیا میں کھاتا ہے اسی میں چھید ڈالتا ہے۔ میں نے صرف ایک اللہ کے سامنے جھکنا سیکھا ہے۔ میں ان لوگوں کا وارث نہیں جنہوں نے درباروں کی دہلیزیں چاٹی ہیں۔ میں ان کا وارث ہوں جو شہادت کے راستے میں اپنے سروں کو ہتھیلی پر لئے پھرتے ہیں۔"

ہم نشینان رسالت کی دعا یاد آئی
غائب از چشم بخاری کی صدا یاد آئی

شورش

حفاظت پاکستان

۱۹۵۲ء میں فرمایا۔

"میں ان لوگوں میں سے نہیں جو یہ صدا دیتے پھریں کہ میں توشہ وفاداری لئے پھرتا ہوں۔ میری انگلی پکڑ کر اپنے ساتھ لے چلو اور جس مقتل میں چاہو مجھے ذبح کردو۔ ایسا کبھی نہیں ہو گا اور ہرگز نہیں ہو گا۔ میں خوش ہوں' میری خوشی بیکراں ہے کہ اس ملک سے انگریز نکل گیا۔ میں دنیا کے کسی حصہ میں بھی سامراج کو نہیں دیکھ سکتا۔ تم میری رائے کو خود فروشی کا نام نہ دو۔ میری رائے ہار گئی اور اس کہانی کو یہیں ختم کردو اب پاکستان نے جب بھی پکارا۔ واللہ باللہ میں اس کے ذرے ذرے کی حفاظت کروں گا۔ مجھے یہ اتنا ہی عزیز ہے جتنا کوئی اور دعویٰ کر سکتا ہے۔ میں قول کا نہیں عمل کا آدمی ہوں۔ اس طرف کسی نے آنکھ اٹھائی تو وہ پھوڑ دی جائے گی۔ کسی نے ہاتھ اٹھایا تو کاٹ دیا جائے گا۔ میں اس وطن اور اس کی عزت کے مقابلہ میں نہ اپنی جان عزیز رکھتا ہوں' نہ اولاد۔ میرا خون پہلے بھی تمہارا تھا اور اب بھی تمہارا ہے۔"

اگر میرے مخاطب پہاڑ' طوفان' جنگل ہوتے

"میں نے ۴۴ برس لوگوں کو قرآن سنایا۔ پہاڑوں کو سناتا تو عجب نہ تھا کہ ان کی سنگینی کے دل چھوٹ جاتے' غاروں سے ہمکلام ہوتا تو جھوم اٹھتے' چٹانوں کو جھنجھوڑتا تو چلنے لگتیں' سمندروں سے مخاطب ہوتا تو جوش کے لئے طوفان بلند ہو جاتے' دھرتی کو سناتا تو اس کے سینہ میں بڑے بڑے شگاف پڑجاتے' جنگل لہرانے لگتے' صحرا سرسبز ہو جاتے۔ میں نے ان لوگوں سے خطاب کیا ہے جن کی زمینیں بنجر ہو چکی ہیں۔ جن کے ہاں دل و دماغ کا قحط ہے۔ جن کے ضمیر عاجز آچکے ہیں جو برف کی طرح ٹھنڈے ہیں۔ جن کی پستیاں انتہائی خطرناک ہیں۔ جن میں ٹھہرنا الم ناک جن سے گزر جانا طرب ناک جن کے سب سے بڑے معبود کا نام طاقت ہے۔"

مراجعت

"تم میرے بارے میں جو چاہو سوچ لو۔ مسلمانوں کا یہ شعار ہو گیا ہے کہ وہ برائیاں عقاب کی آنکھ سے چنتے ہیں اور صبائی رفتار سے پکڑتے ہیں۔ کبھی کبھی نیکیوں پر بھی نگاہ کرلیا کرو۔ تمہاری فطرتیں اس سے خوبصورت ہوتی چلی جائیں گی۔ لوگو! میں وہاں چلا جاؤں گا جہاں سے لوٹ کر کوئی نہیں آیا۔ پھر تم مجھے پکارو گے مگر تمہاری پکار تمہارے کانوں سے ٹکرا ٹکرا کر تمہیں ہلکان کردے گی اور تم مجھے پانہ سکو گے۔

بقول شورش کاشمیری مرحومؒ ۔

دور تک جرات رفتار کی بجلی کوندی
دیر تک شوخی نقش کف پا یاد آئی

شورش اس کشمکش دہر کے ویرانے میں
ایک محبوب قلندر کی ادا یاد آئی

جیش کے
قبول اسلام کی پس منظر میں
دہشت پادری کی بیٹی کے
داستان اندلس
جس نے
پورے اسپین میں
تہلکہ مچادیا
حق و باطل کا زبردست معرکہ' شجاعت و بہادری
اور ایثار و قربانی کی لازوال کہانی
شائع ہوگئی ہے
آج ہی اپنی کاپی محفوظ کرالیں!
تحریر
جناب محمد سعید خان صاحب دہلوی
قیمت 45 روپے
100 کاپی کے آرڈر پر ۴۰٪ رعایت
ناشر
نخلستان بک ہاؤس کراچی
20/A ساؤتھ سینٹر' ... فون ۲۲۱۹۲۹

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون۔ ۲۳۰۵۵۲۷ —

عقیدۂ ختمِ نبوۃ

مرزائی وسوسے اور ان کا جواب

قسط نمبر ۲

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

تحریر: محمد حنیف ندیم سہارنپوری

اس کے حاشیہ میں حضرت علامہ عثمانیؒ فرماتے ہیں۔

"یعنی دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو حضرت کے طفیل میں سب امتوں پر بزرگی اور برتری دی۔"

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں آیت خاتم النبیین کی تشریح اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو آفتاب نبوت قرار دے کر فرمائی کہ آپ چمکتا ہوا سورج ہیں۔ دنیا کے مادی سورج کے روشنی وقتی ہے' وہ گہناتا بھی ہے' بادلوں کی اوٹ میں چھپ بھی جاتا ہے' رات شروع ہوتے ہی غروب ہو جاتا ہے لیکن آپؐ کی نبوت کا سورج ایسا ہے جسے نہ گرہن لگ سکتا ہے اور نہ ہی اس کی روشنی ختم ہو سکتی ہے۔ وہ روشنی اب بھی پوری کائنات کو اپنی تابانیوں سے منور رکھے ہوئے ہے اور یہی روشنی آخرت میں کام آئے گی۔

اللہ تعالیٰ نے سورج کی مثال بیان کر کے پوری دنیا پر یہ واضح کر دیا کہ جس طرح مادی سورج کے طلوع ہونے کے بعد کسی لالٹین اور گیس کی ضرورت نہیں بعینہٖ آفتاب نبوت کے ہوتے ہوئے کسی روشنی اور چراغ کی حاجت نہیں۔ اگر مادی سورج کے ہوتے ہوئے کوئی شخص لالٹین' موم بتی یا مٹی کے تیل کی ڈبیہ جلا کر باہر لٹکاتا ہے تو لوگ اسے بے وقوف اور احمق قرار دیتے ہیں بعینہٖ آفتاب نبوت کے ہوتے ہوئے اگر کوئی شخص اپنی لالٹین' موم بتی یا مٹی کے تیل کا دیا جلائے گا تو اسے نہ صرف احمق بلکہ بدترین قسم کا احمق قرار دیا جائے گا۔

یہاں عموماً" مرزائی یہ کہتے ہیں "جس طرح چراغ جلتا ہے اسی طرح آنحضرتؐ کے چراغ سے چراغ جل سکتا ہے اور منصب نبوت حاصل کیا جا سکتا ہے۔" ہم مانتے ہیں کہ واقعی چراغ سے چراغ جلتا ہے لیکن چراغ سے چراغ بنتا نہیں ہے۔ آپؐ کے چراغ نبوت سے حضرت ابوبکرؓ نے ضیا حاصل کی وہ افضل الامت بعد الانبیاء اور صدیق اکبرؓ بن گئے۔ حضرت عمرؓ نے روشنی حاصل کی تو فاروق اعظمؓ کے لقب سے ملقب ہوئے۔ یہاں تک کہ ان کے بارے میں اللہ کے پیارے نبیؐ نے فرمایا **لو کان بعدی نبی لکان عمر** ان کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اتنا بلند و ارفع ہے کہ آپؐ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے لیکن **انا خاتم النبیین لا نبی بعدی**" میں چونکہ آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اس لئے وہ فاروق تو بن سکتے ہیں میرے دوسرے خلیفہ تو ہو سکتے ہیں نبی ہرگز نہیں بن سکتے۔ اس نور نبوت سے فیض پا کر حضرت عثمان ذی النورین اور حضرت علی مرتضیٰ بن گئے۔ اسی طرح بہت سے صحابہ کرامؓ ایسے ہیں جنہیں تعلق نبوت سے بہت ہی پیارے القابات سے نوازا گیا۔ الغرض اس نور سے روشنی حاصل کر کے مفسر بن سکتے ہیں' محدث بن سکتے ہیں' قطب' ابدال اور غوث بن سکتے ہیں لیکن نبی کوئی نہیں بن سکتا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین

یعنی اے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو کسی خاص قوم پر رحمت کرنے کے لئے نہیں بھیجا بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ تمام جہان پر رحمت کی جائے۔

اس آیت کا مفہوم دوسری قرآنی آیات کی روشنی میں واضح ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں فرمایا۔

الحمد للہ رب العلمین

یعنی تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔

قرآن پاک کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ان ھو الا ذکر للعلمین

یعنی یہ قرآن مجید تمام جہان کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے۔

بیت اللہ شریف کے بارے میں فرمایا۔

و ھدی للعلمین

یعنی مکہ شریف تمام دنیا کے لئے مرکز ہدایت ہے۔ اس کا علامہ اقبال نے ایک شعر میں یوں مفہوم بیان کیا ہے۔

دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا

پاسبان نگہبان کو کہتے ہیں۔ سوچنا یہ ہے کہ بیت اللہ شریف ہماری کیا پاسبانی کرتا ہے اور ہم اس کی کیا پاسبانی کرتے ہیں۔ اس آیت کریمہ کی روشنی میں چونکہ وہ مرکز ہدایت ہے تو وہ ہمارے ایمان کی حفاظت کرتا ہے اس لئے کہ وہاں گمراہی نہیں جا سکتی۔ خانہ کعبہ کا امام' موذن' مکبر' مقتدی سب کے سب ہدایت یافتہ ہوں گے۔ آج کل بعض لوگ آپس کی فرقہ بندی اور مذہبی جھگڑوں کو دیکھ کر دل برداشتہ ہو جاتے ہیں اور یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ اتنے فرقے ہو گئے ہم کس کی طرف جائیں ان کے لئے مذکورہ آیت کریمہ مشعل نور ہے جسے مرکز ہدایت کہا گیا ہے۔ وہ چونکہ مرکز ہدایت ہے اور وہاں مذہب اسلام کے سوا کوئی اور مذہب نہیں ہے' اس لئے وہ ہمارے ایمان کا پاسبان اور محافظ ہے جبکہ مسلمان اس کی ظاہری پاسبانی کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

بہرحال مذکورہ آیات بائے کریمہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ جس طرح اللہ رب العالمین ہے' قرآن ذکر للعلمین ہے۔ خانہ کعبہ ہدی للعالمین ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام کائنات اور تمام مخلوقات کے لئے رحمت للعالمین ہیں۔ جس طرح خدا کے ہوتے ہوئے کوئی معبود و الہ نہیں' قرآن مجید کے ہوتے ہوئے کوئی حکمت و نصیحت سے بھری ہوئی کتاب ہدایت نہیں اور خانہ کعبہ کے ہوتے ہوئے کوئی قبلہ نہیں' اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے کوئی اور رحمت نہیں۔ اب قیامت تک کے لئے کتاب ہدایت قرآن مجید' مرکز ہدایت اور قبلہ بیت اللہ شریف۔ اسی طرح نبوت صرف اور صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی جاری و ساری رہے گی۔

یہاں کچھ ذکر مرزا قادیانی کا بھی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ا۔ "رب میں ہوں۔" ...... مرزا کہتا ہے رب میں ہوں۔

۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "قرآن مجید میرا کلام ہے۔" ...... مرزا کہتا ہے میں قرآن کی طرح ہوں۔

۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "ارض حرم خانہ کعبہ ہے۔" ...... مرزا کہتا ہے ارض حرم قادیان ہے۔

۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "رحمۃ للعالمین' میرا پیارا نبی محمد مصطفیٰ ہے۔" ...... مرزا کہتا ہے میں ہوں۔

یہ میں بہتان تراشی نہیں کر رہا بلکہ مرزا قادیانی نے ایسا ہی لکھا ہے چنانچہ مرزا کی تحریرات ملاحظہ فرمایئے۔

۔ "میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور میں نے یقین بھی کر لیا کہ میں وہی ہوں یعنی عین اللہ ہوں۔" (آئینہ کمالات ص۵۶۵)

۔ "ماانا الا کالقرآن میں تو بس قرآن کی مانند ہوں۔" (البشریٰ جلد ۲ ص ۱۱۹)

س۔

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

۔ وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین۔ ہم نے دنیا پر رحمت کے لئے تجھے بھیجا ہے۔"

(اربعین ۳۔ ص ۲۳۔ ص ۱۹)

شاید اسی پر کسی شاعر نے کہا تھا۔

ایک چہرے پر کئی چہرے سجا لیتے ہیں لوگ

ہم مراق اور مالیخولیا کا کرشمہ سمجھیں یا مرزا قادیانی کے محسن و مربی انگریز کی ہدایت کہ وہ بیک وقت رب بھی بن بیٹھا اور رحمت للعالمین ہونے کا دعویدار بھی ہو گیا۔ ساتھ قرآن مجید اور بیت اللہ شریف پر بھی ہاتھ صاف کر دیا۔ شاید اس کے پیروکار مرزا کی ایسی کتابیں پڑھتے نہیں یا انہیں پڑھنے کے لئے دی نہیں جاتیں اور اگر پڑھنے کے لئے دی جاتی ہیں تو پھر بھی وہ سوجھ بوجھ اور عقل و دانش سے کام نہیں لیتے تو پھر ان پر بھی مرزا قادیانی کی طرح مراق اور مالیخولیا کا اثر ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے۔ (آمین)

اس سلسلہ کی تیسری آیت یہ ہے۔

قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا ن الذی لہ ملک السموات و الارض' لا الہ الا ھو یحیی و یمیت' فامنوا باللہ و رسولہ النبی الامی الذی یومن باللہ و کلمتہ و اتبعوہ لعلکم تھتدون ○

ترجمہ "فرما دیجئے اے (میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اے لوگو! میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف جس کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین میں کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے بھیجے ہوئے نبی امی پر جو کہ یقین رکھتا ہے اللہ پر اور اس کے سب کلاموں پر اور اس کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔"

اس کی تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

"یعنی آپ کی بعثت تمام دنیا کے لوگوں کو عام ہے' عرب کے امیین یا یہود و نصاریٰ تک محدود نہیں جس طرح خداوند تعالیٰ شہنشاہ مطلق ہے آپ اس کے رسول مطلق ہیں۔

باقی آئندہ

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدھم کے اصلاحی بیانات

و مجالس ذکر کے پروگرام

شیخ طریقت قدوۃ العلماء حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم خلیفہ ارشد قطب الارشاد حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا قدس سرہ و خلیفہ مجاز عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی نور اللہ مرقدہ اور نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجالس ذکر و اصلاحی بیانات کے پروگرام حسب ذیل ہیں۔

ہفتہ وار مجالس

(۱) ہر جمعہ کو بعد نماز عصر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش کراچی۔
(۲) ہر پیر کو بعد نماز عصر مدرسہ معارف العلوم پاپوشنگر چاندنی چوک ناظم آباد نمبر ۵ (شاخ جامعہ علوم اسلامیہ)
(۳) ہر جمعرات کو بعد نماز عصر جامع مسجد فلاح دستگیر ایف (۱) ارباب بلاک ۱۴ نصیر آباد واشاپ۔

ماہانہ مجالس

(۱) ہر انگریزی ماہ کے پہلے جمعہ کو بعد نماز عصر بر مکان حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی قدس سرہ (مکان ای ۱۵ بلاک ایف نارتھ ناظم آباد)
(۲) ہر انگریزی ماہ کے پہلے سنیچر کو بعد نماز عصر جامع مسجد حنفیہ جناح اسکوائر ملیر کراچی۔
(۳) ہر انگریزی ماہ کے دوسرے سنیچر کو بعد نماز عصر جامعہ یوسفیہ بنوریہ شرف آباد کراچی۔
(۴) ہر انگریزی ماہ کے تیسرے سنیچر کو بعد نماز عصر جامع مسجد مریم علامہ اقبال روڈ منظور کالونی کراچی۔
(۵) ہر انگریزی ماہ کے چوتھے سنیچر کو بعد نماز عصر جامعہ عثمانیہ معین آباد لانڈھی کراچی۔
(۶) ہر انگریزی ماہ کے پہلے بدھ کو بعد نماز عصر جامعہ بنوریہ سائٹ ایریا کراچی۔

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ریشم کا استعمال

از : محمد ھاشم

س : آپ سے ریشمی کپڑے اور لال گدیوں سے متعلق جو سوال پوچھا تھا اس کا جواب جناب محترم مولانا صاحب نے کچھ اس طرح دیا تھا۔

جواب : ریشمی سرخ گدوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اس سے ریشمی گدے مراد ہیں ایسے ریشمی گدے جہاں بھی ہوں گے ممنوع ہوں گے۔ اس جواب سے متعلق ہمیں تفصیلی وضاحت بتائیں کہ کیوں منع کیا گیا ہے وہ کون سی وجوہات ہیں اور کس صورت میں اور کن حالات میں منع کیا گیا ہے۔

آپ کی عین نوازش ہوگی۔

ج : ریشم کا استعمال مردوں کے لئے حرام ہے، اس زمانے میں ریشمی گدیاں بنائی جاتی تھیں ان سے منع فرمایا گیا ہے۔

تعویذ کا مسئلہ اور چند دوسرے مسائل

۱- آداب تعویذ۔ ایسی تعویذ کا ذکر کر رہا ہوں جس میں قرآن مجید کی آیات لکھی ہوئی ہیں۔ اس تعویذ کو پلاسٹک پیپر میں لپیٹ کر تعویذ کے کیس میں جو بازار میں ملتا ہے ڈالا گیا پھر موم سے سوراخ کو بند کیا گیا۔ اس کے بعد چمڑے سے سلائی کرایا گیا۔ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ :-

(۱) اس تعویذ کو جسے ہاتھ میں باندھا ہے کن حالات میں اسے اتارنا ضروری ہے؟

ج : بیت الخلا میں نہ لیجایا جائے۔

(۲) اگر تعویذ اتارتے وقت ہاتھ سے چھوٹ کر پکی فرش پر گر جائے تو ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیے؟

ج : استغفار۔

س : بغیر وضو کے درود شریف لب ہلاتے ہوئے یا ہلکی آواز میں پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج : جائز ہے۔

س : بہت عرصہ پہلے کی بات ہے کہ کسی مولانا نے مجھے بتایا تھا کہ وضو نہ ہونے کی حالت میں درود شریف پڑھ سکتے ہیں لیکن اس طرح پڑھیں کہ لب نہ ہلیں یہ بات کہاں تک درست ہے؟

ج : غلط ہے۔

س : جب کبھی میں الٰہ آباد انڈیا جاتا ہوں عام طور سے میرا قیام دو مقام پر ہوتا ہے (۱) میرے والد محترم بھائیوں کے گھر پر یا (۲) سسرال والوں کے مکان پر۔ ان دونوں مقام کا فاصلہ تقریباً ۳۵ کلو میٹر یا ۲۲ میل ہے۔ دونوں جگہ ۵، ۵ یا ۶، ۷ روز قیام ہوتا ہے کبھی کبھی اس سے کم بھی ہوتا ہے۔ اس وقفہ کے دوران میں دونوں جگہ آتا جاتا رہتا ہوں۔ ایسی حالت میں مجھے وہاں دونوں جگہ نماز قصر ادا کرنا ہوگی یا پوری نماز پڑھنی چاہیے؟

ج : اگر ان میں سے ایک جگہ ۱۵ دن کا قیام ہو تو پوری نماز پڑھیں ورنہ دونوں جگہ قصر۔

س : سورج غروب ہونے تک قرآن شریف کی تلاوت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

تسبیح پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج : دونوں جائز ہیں۔

س : نماز جمعہ کے ۲ رکعت فرض سے قبل کی ۴ رکعت نماز سنت اور بعد کی ۴ رکعت نماز سنت وغیرہ کی نیت کے لئے بوقت نماز جمعہ یا وقت نماز ظہر کہنا ہوگا؟

ج : سنت کی نیت میں صرف نماز کی نیت کافی ہے۔ جو وقت ہوگا اس کی خود بخود ادا ہو جائے گی۔

چند سوالات

س : حرام مال کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے اور کیا کفارہ ہے؟

حرام مال کس قسم ہوتا ہے جس کے بارے میں آپ پوچھیں گے تو بتا دوں گا؟

مسئلہ ہماری جوتوں کی دکان ہے اس میں مال و دولت حرام کا ہے؟

ج : یہی تو پوچھا تھا کہ کیسا حرام ہے؟

حرام مال کی وجوہات یہ ہیں :-

(۱) ایک چیز ۱۰ روپے کی آئی ہوئی ہے اور خریدار کو ۲۰ روپے خرید دام بتانا۔

ج : جائز ہے۔

(۲) مال میں عیب ہو اور عیب نہ بتانا۔

ج : اگر گاہک کو یہ کہہ دیا جائے کہ چیز کو دیکھ لو میں اس کے عیب کا ذمہ دار نہیں تو جائز ہے۔

(۳) جوتا ۸ نمبر کا ہو اور ہم اسے کہیں کہ یہ ۹ نمبر کا ہے۔

ج : اس کا منافع حلال نہیں۔ اور ایسا کرنا بھی جائز نہیں۔

(۴) بجلی کا بل نہ ادا کرنا۔

ج : بجلی کا بل ادا کر دیا جائے۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

محمد اسماعیل شجاع آبادی ۔ لاہور

قسط نمبر

تحریک ختم نبوت منزل بہ منزل

صدر مملکت نے اس کی موت پر تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ "اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دیں"۔

اس قسم کے تعزیتی جملے ایک مسلمان کی وفات پر بولے جاتے ہیں۔ صدر کا ان جملوں سے اظہار تعزیت کرنا مسلمانان پاکستان کی دل آزاری اور جذبات کو مجروح کرنے کے مترادف ہے۔

ظفر اللہ خان نے قائداعظم کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔ پوچھنے پر بتلایا کہ "مجھے ایک کافر حکومت کا مسلمان ملازم سمجھو یا مسلمان حکومت کا کافر ملازم" جس کی وجہ سے گورداسپور پاکستان میں میں شامل نہ ہوسکا۔

گورداسپور نہ ملنے کی وجہ سے پاکستان کشمیر جنت نظیر سے اور اہل کشمیر آزادی کی نعمت سے محروم ہوگئے۔

جس کی وجہ سے ۱۹۵۳ء میں صرف لاہور شہر میں ۱۰ ہزار سے زائد شمع ختم نبوت کے پروانوں کو خاک وخون میں تڑپایا گیا۔

جس نے اپنے دور وزارت میں مسلمان اکثریت کے تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کے حقوق پر شب خون مار کر ان کی جگہ ہزاروں قادیانیوں کو بھرتی کیا۔

جس نے بقول حمید نظامی مرحوم پاکستانی سفارت خانے میں قادیانیت کی تبلیغ کے اڈے بنا دیئے۔

لہٰذا ظفر اللہ مرتد اعظم کی عیادت مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے اور قادیانیت کو سہارا دینے کے مترادف ہے۔

○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا خان محمد مدظلہ ۱۰ اگست کو انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس لندن میں شرکت کرنے کے لئے لندن روانہ ہوگئے۔ حضرت الامیر سے قبل مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' مولانا اللہ وسایا' مولانا منظور الحسینی' جناب عبدالرحمان یعقوب باوا لندن روانہ ہوچکے ہیں۔ مجلس کا وفد برطانیہ کے مختلف شہروں کا دورہ کرے گا۔ اور وہاں عالمی مجلس کی شاخیں قائم کی جائیں گی۔ حضرت الامیر کی واپسی ۵ ار ستمبر کو ہوگی۔

عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن

۱۰ اگست کو لندن ویمبلے کانفرنس ہال میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا خان محمد مدظلہ نے فرمائی۔ کانفرنس ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اخباری رپورٹ کے مطابق "برطانیہ کی تاریخ میں اس سال میں منعقد ہونے والے اجتماعات سے یہ سب سے بڑا اجتماع تھا۔" کانفرنس سے مولانا عبدالحفیظ مکی' مولانا محمد ضیاء القاسمی' مولانا اللہ وسایا' مولانا قاری عبدالحی عابد' علامہ ڈاکٹر خالد محمود' ابوظہبی کے شیخ اشتیاق حسین' متحدہ عرب امارات کے مولانا خلیل احمد' مانچسٹر کے مولانا خطیب عالم' بنگلہ دیش کے حافظ جی حضور' برما کے مولانا نور محمد' لندن میں سعودی عرب' مصر کے سفراء' پاکستان کے لندن میں مقیم سفیر' رابطہ عالم اسلامی کے مندوب آزاد کشمیر کے ڈاکٹر اختر الزمان' انڈیا سے جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی مدظلہ کشمیر کے مولانا محمد یوسف' اسلامک کلچر لندن کے مدیر کے فاضلانہ لیکچر ہوئے۔

اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبدالرشید ربانی رہنما جمعیت علماء برطانیہ نے سرانجام دیئے۔

علاوہ ازیں مولانا محمد موسیٰ قاسمی' مولانا مفتی غلام محی الدین کراچی' مولانا محمد حنیف جالندھری ملتان' مولانا فضل الحق تاج پوری' مولانا عبدالرحمان قاسمی' مولانا قاری تصور الحق' مولانا محمد زکریا کراچی' مولانا مفتی محمد اسلم' مولانا بلال احمد چنیل' مولانا منظور الحسینی' مولانا عبدالرؤف ربانی' مولانا میاں محمد اجمل قادری' مولانا محمد یوسف رحمانی' مولانا عبید الرحمان' قاری محمد طیب عباسی' مولانا محمد اکرم' قاری شبیر احمد' مولانا محمد اسماعیل بھیلہ' مولانا بلال احمد مظاہری نے رپورٹیں' قراردادیں پیش کیں۔ مولانا زاہد الراشدی نے قادیانیت کا سیاسی احتساب کیا۔ مولانا عبدالقادر آزاد نے حکومت پاکستان کی مرزائیوں سے متعلق پالیسی بیان کی۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے مرزائیوں سے اپنے مباہلہ کی رپورٹ پیش کی' مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے مرزائیوں کے کفر وارتداد پر فاضلانہ بحث کی' مولانا مفتی احمد الرحمان نے ختم نبوت سے متعلق چلنے والی تحریکوں کا تفصیلی جائزہ بیان کیا۔ مولانا مفتی مقبول احمد گلاسگو نے مرزائی کفریات کا خلاصہ پیش کیا۔

یہ کانفرنس بہت کامیاب رہی جس کے دور رس نتائج کی توقع ہے۔ کانفرنس میں پاکستان کے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کا پیغام ایک سفارت کار نے پڑھ کر سنایا تو فضا ختم نبوت زندہ باد' پاکستان زندہ باد' جنرل ضیاء الحق زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی' کانفرنس میں کئی ایک قراردادیں منظور کی گئیں۔ کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا کہ پوری دنیا میں قادیانیت کے پرزور تعاقب کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو وسعت دے کر پوری دنیا میں کام کرنے کے لئے مندرجہ ذیل ڈھانچہ کا اعلان کیا گیا۔

سرپرست ۔ مولانا سید اسعد مدنی' مولانا سید ابو الحسن علی ندوی' سماحۃ الامام الاکبر شیخ الازہر مصر' معالی الدکتور عبد اللہ عمر نصیف سعودی عرب۔

امیر مرکزیہ ۔ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

نائب امیر مرکزیہ ۔ مولانا مفتی احمد الرحمٰن' کراچی۔

امیر ۔ مولانا عبدالحفیظ مکی' نائب امیر مولانا محمد یوسف متالا انگلینڈ ۔ مولانا محمد مکی' مکہ مکرمہ ۔ مولانا منظور احمد' پاکستان ۔ مولانا متحدہ عرب امارات۔

مرکزی ناظم اعلیٰ ۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری۔

ناظمین ۔ مولانا محمد ضیاء القاسمی ۔ مولانا مفتی مقبول احمد گلاسکو ۔ جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا۔

مرکزی ناظم نشر واشاعت ۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی' معاون مولانا محمد موسیٰ قاسمی' برطانیہ۔

باقی عہدہ داروں کا اعلان حضرت امیر مرکزیہ باہمی مشاورت سے کریں گے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے دستور میں عالمی کام کی مناسبت سے ترمیم کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ۔ جو مولانا محمد ضیاء القاسمی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا عبدالقادر آزاد' مولانا محمد یوسف

باقی صفحہ ۲۵ پر

شہبازِ خطابت حضرت مولانا محمد سلیمان طارق رحمۃ اللہ علیہ

یادِ جواں کی آئی تو آتی چلی گئی

تحریر
اللہ وسایا قاسم

فن خطابت میں اندرون و بیرون ملک جن شخصیات کو اپنے منفرد انداز جداگانہ طرز اور سحر بیانی کی وجہ سے شہرت دوام نصیب ہوئی ان میں بیشتر شخصیات ملتان اور اس کے گرد و نواح کے مردم خیز خطہ سے متعلق ہیں۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو تو دنیائے خطابت میں بے مثال اور لازوال مقام حاصل ہے لیکن مولانا احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد علی جالندھری، سید نور الحسن شاہ بخاری، مولانا مفتی محمود، مولانا عبدالستار تونسوی، مولانا سید عبدالمجید ندیم، قاری محمد حنیف ملتانی، مولانا عبدالغفور حقانی، نوابزادہ نصر اللہ خان اور دیگر ان گنت شخصیات بھی اپنے اپنے مقام پر خطابت کا ایک پہاڑ ہیں لیکن ان سب سے مختلف اور مخصوص انداز خطابت کی حامل شخصیت مرحوم مولانا محمد سلیمان طارق کی ہے وہ اپنے مخصوص انداز طرز بیان شعلہ نوائی کی بدولت عوام و خواص کے دلوں پر حکمرانی کرتے رہے ہیں۔ بطور خاص پنجاب تو ان کی گھن گرج کا مرکز رہا ہے۔ انہوں نے مالی منفعت سے بے نیاز ہو کر اپنی خطابت کو دین کی تبلیغ اور سربلندی کے لیے مخصوص کر دیا تھا۔ چونکہ وہ اپنی خطابت اور علمیت کی گوناگوں خصوصیات کی بنا پر محکمہ اوقاف پنجاب میں ڈسٹرکٹ خطیب کی حیثیت سے بھی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ اس لیے وہ سیاست اور گروہ بندیوں کی آلائشوں سے دور رہے ہیں انہوں نے ہمیشہ دینی اقدار کے فروغ اور تحفظ کو مدنظر رکھا اور اس سلسلے میں سرکاری رکاوٹوں کو بھی اہمیت نہ دی یہی وجہ ہے کہ انہیں دو مرتبہ ملازمت سے ہاتھ دھونے پڑے اور اکثر مختلف اضلاع میں داخلہ پر پابندی کا سامنا کرنا پڑا لیکن یہ مرد درویش اپنی ترنگ میں نغمہ توحید الاپتا ہی رہا اور کلمۂ حق کے لیے ہمیشہ کوشاں ہی رہا۔

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ

یہ اسلام کا عظیم فرزند پاکستان کا بے مثال خطیب تحریک ختم نبوت کا مجاہد تحریک نفاذ شریعت کا نقیب عشق مصطفےٰ کا مجسمہ ناموس صحابہ اور مقام اہل بیت کے تحفظ کا داعی احیاء سنت کا علمبردار اور اسلاف کی علمی میراث کا وارث ۱۵ جون ۱۹۹۲ء بوقت ۱۱ بجے دن موت و حیات کی کشمکش سے آزاد ہو گیا اور نشتر ہسپتال ملتان میں دور شباب میں اپنے خالق حقیقی کے پاس اس حالت میں پہنچا کہ اہل خانہ کے لیے سر چھپانے کو اپنا ذاتی مکان تک بھی نہیں

ابتدائی حالات

جالندھر کو تاریخ حریت میں یہ مقام حاصل ہے کہ اس سرزمین سے مجاہدین کا ایک لامتناہی سلسلہ پروان چڑھا ہے اسی مردم خیز خطہ اور مرکز حریت کے ایک گاؤں تاپے والا میں علاقہ کے ایک معروف زمیندار چوہدری علی بخش کے ہاں ۲۱ نومبر ۱۹۳۶ء کو محمد سلیمان طارق کی ولادت ہوئی جو تاریخ میں مولانا محمد سلیمان طارق کے نام سے انمٹ نقوش ثبت کر گیا مولانا محمد سلیمان طارق نے گاؤں کے سکول ہی سے اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کیا اور وہیں سے میٹرک کا امتحان پاس کر کے والدین کی شفقت سے خوب فیض اور اساتذہ کی نگاہ التفات سے خوب خوب اکتساب کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں سلیم الطبع اور فطرت صالح سے نوازا تھا اس لیے انہوں نے میٹرک کے بعد والدین کی مرضی سے دینی علوم کے حصول کی جانب قدم بڑھایا اور مولانا حافظ نظام الدین مرحوم کے مدرسہ احیاء العلوم ماموں کانجن ضلع فیصل آباد میں اپنے قریبی رشتہ دار بزرگ عالم دین مولانا محمد شفیع کی نگرانی میں دینی علم کا آغاز کیا پھر جامعہ منڈی میں معروف و ممتاز عالم دین مولانا غلام محمد جو کہ شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر، مولانا صوفی عبدالحمید سواتی گوجرانوالہ، شیخ الحدیث مولانا فیض احمد ملتان جیسے نامور شاگردوں کے استاذ ہیں سے ابتدائی درجہ کی کتب پڑھیں اس کے بعد انہیں دینی علم کی پیاس کشاں کشاں ساہیوال لے گئی جہاں وہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں داخل ہو گئے یہاں انہوں نے موقوف علیہ تک کتب پڑھیں اور شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ اور مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی کی خصوصی شفقت اور توجہ حاصل رہی۔ پھر وہ جامعہ خیر المدارس ملتان میں داخل ہو گئے جہاں سے انہوں نے دورہ حدیث کیا یہاں انہوں نے شیخ الحدیث مولانا خیر محمد جالندھری بانی جامعہ خیر المدارس ملتان، شیخ الحدیث مولانا محمد شریف کاشمیری، مولانا مفتی عبدالستار سے اکتساب علم کیا علاوہ ازیں انہوں نے عبدالحکیم (کبیر والا) کے فن قرأت کے معروف استاذ قاری تاج محمود سے قرأت کا فن سیکھا۔ ملتان میں قیام کے دوران انہوں نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری، پیر طریقت مولانا دوست محمد قریشی

سے فن خطابت میں استفادہ کیا یہی وجہ ہے کہ ان کی خطابت میں ان بزرگوں کی خطابت کا کسی نہ کسی حد تک رنگ جھلکتا دکھائی دیتا رہا ہے انہوں نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں شیخ المشائخ مولانا سید شمس الحق افغانی کی شاگردی کا شرف پایا، اور وہاں سے سند فراغت حاصل کی اس طرح وہ جدید و قدیم علوم کو سمیٹنے میں کامیاب رہے یہی وجہ ہے کہ وہ عصر حاضر کے مسائل پر گھنٹوں خطاب کرتے رہتے تھے۔

روحانی سلسلہ: شیخ المشائخ مولانا سید شمس الحق افغانی سے بہاولپور میں ہی مولانا محمد سلیمان طارق نے شاگردی کے رشتہ کو عقیدت و محبت کی بیعت میں ڈھال لیا، اس طرح وہ ان کے باقاعدہ حلقہ طریقت میں شامل ہو گئے۔ اور ان کی نگرانی میں روحانی تربیت کو اتنی تیزی سے تکمیل کو پہنچایا کہ اپنے شیخ کی شفقت سے خلافت سے سرفراز ہوئے جس کے بعد خود انہوں نے سلسلہ طریقت کو جاری کیا ہزاروں لوگوں نے ان کے دست پر مشرکانہ عقائد سے دست برداری اور برأت کا اظہار کیا اور ان کے حلقہ ارادت سے وابستہ ہو گئے، اب بھی ملک بھر میں ان کے ہزاروں مریدین اشک بار آنکھوں سے ان کی یاد کو حرز جان بنائے ہوئے ہیں، مولانا طارق نے اپنے مرشد مولانا افغانی کی رحلت کے بعد سلوک کی منازل طے کرنے کے لیے پیر طریقت سید انور حسین نفیس رقم مدظلہ سے سلسلہ قادریہ میں بیعت کی اور تادم آخر ہی ان سے وابستگی رہی اور اپنے شیخ کی توجہ سے انہوں نے سلوک کی کئی منازل طے کیں۔

قید و بند کی صعوبتیں: مولانا محمد سلیمان طارق نے تحریک ختم نبوت اور تحریک نفاذ شریعت میں مجاہدانہ اور جرأت مندانہ کردار ادا کیا وہ قائدانہ کردار کے حامل تھے۔ تحریک ختم نبوت میں انہیں متعدد مرتبہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں اس سلسلے میں انہیں جھنگ، فیصل آباد، ساہیوال کی جیلوں میں قید کیا گیا اور انہیں دو مرتبہ ملازمت سے بھی برطرف کیا گیا شوکاز نوٹس اور مقدمات کی تو بھرمار ہی رہی مرتے وقت بھی وہ حق گوئی کی پاداش میں متعدد مقدمات میں ماخوذ قرار دیئے گئے حتیٰ کہ ان کی رحلت کے بعد بھی پنجاب کے بیشتر اضلاع میں ان کے داخلہ پر پابندی عائد کی گئی۔ کہ شیر مر کر بھی شیر ہی ہوا کرتا ہے۔

خطابت و ملازمت: انہوں نے خطابت کے سلسلہ میں محکمہ اوقاف میں ملازمت اختیار کی۔ اس سلسلے میں انہیں ملتان اوکاڑہ اور قصور میں ڈسٹرکٹ خطیب مقرر کیا گیا اس طرح انہوں نے اشاعت دین کا کام بے دھڑک اور سرکاری ایوانوں میں براہ راست کلمہ حق بلند کر کے اسلاف کی یاد تازہ کر دی اپنی رحلت کے وقت وہ قصور میں ڈسٹرکٹ خطیب تھے، اس کے علاوہ انہوں نے جہانیہ ملتان گوجرہ کاموکی چشتیاں اور گوجرانوالہ کی معروف و مرکزی مساجد میں عرصہ دراز تک جمعۃ المبارک کے خطبات بھی دیئے سیرت النبی مدح صحابہ تحفظ ناموس رسالتؐ و صحابہ فضائل خلفائے راشدین و اہل بیت نفاذ اسلام تحفظ ختم نبوت اصلاح عقائد اور شرک و بدعت کے تدارک کے موضوعات پر ملک کے کونے کونے میں ہونے والے جلسوں کانفرنسوں اجتماعات سے خطاب کیا۔ انہوں نے اصلاح عقائد اور شرک و بدعت کے خلاف جہاد کے لیے تحریک احیائے سنت پاکستان کے نام سے خالصتاً دینی غیر سیاسی تنظیم قائم کی اس حوالے سے نہ صرف جلسے کیے بلکہ بہت سا لٹریچر چھپوا کر عوام میں تقسیم کیا اس کی شاخیں ملک بھر میں قائم کی گئیں اور لوگوں کی اصلاح کے لیے تبلیغی انداز کو اپنا کر مثبت انداز فکر کا ثبوت دیا۔

اہل خاندان و عزیز و اقارب

مولانا طارق نے دو شادیاں کی تھیں ایک اہلیہ تو ان کی زندگی ہی میں داغ مفارقت دے گئیں ان سے ایک بیٹا خالد محمود پیدا ہوا جو اپنی زندگی کی ۲۰ بہاریں گزارنے کے بعد اپنے والد کی زندگی ہی میں وفات پا گئے تھے۔ جس کا صدمہ مولانا کو آخری دم تک بے چین کرتا رہا۔ جبکہ دوسری اہلیہ بقید حیات ہیں جن سے دو صاحبزادے امداد اللہ طارق اور راشد محمود طارق ہیں۔ مولانا کے پسماندگان میں چار صاحبزادیاں بھی شامل ہیں ان کے دیگر اعزا و اقربا میں عالم اسلام کے نامور مفکر اور مذہبی سکالر مولانا محمد یوسف لدھیانوی مرکزی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاوہ مولانا مفتی محمد شفیع آف جہانیہ مولانا محمد اسلم آف گوجرہ مولانا حبیب اللہ اور مولانا عبد الغفور ارشد شامل ہیں۔

رحلت و تدفین: مجھ جیسے ہزاروں نوجوانوں کے خاندان کو دین سے وابستہ کرنے اور علم دین کے حصول کے لیے راغب کرنے والی یہ ہستی بروز بدھ بوقت دن گیارہ بجے نشتر ہسپتال ملتان میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔ ان کے جسد خاکی کو جب جہانیہ لایا گیا تو ہر آنکھ اشک بار تھی۔ ان کی رحلت کی خبر ملک بھر میں پھیل گئی اور ملک بھر سے ان کے ہزاروں عقیدت مندان کے آخری دیدار کے لیے جہانیہ منڈی پہنچنی شروع ہو گئے شریعت کے احکامات کے مطابق ان کی جلد تدفین کا فیصلہ کیا گیا اور ان کی نماز جنازہ گورنمنٹ ہائی سکول جہانیہ کے وسیع گراؤنڈ میں ادا کی گئی جو کہ علاقہ بھر کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا اس میں کم وقت کے باوجود ملک بھر سے ہزاروں سوگوار آئے اور نماز جنازہ میں شرکت کی نماز جنازہ مولانا مرحوم کے استاذ اور جامعہ خیر المدارس ملتان کے شیخ الحدیث مولانا مفتی عبد الستار صاحب نے پڑھائی اور انہیں اسی شب ۸ بجے جہانیہ کے قبرستان میں مسنون طریقے سے دفن کیا گیا یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہزاروں لوگ جلدی تدفین کی وجہ سے نماز جنازہ میں شرکت نہ کر سکے۔

محاسن: مولانا [illegible] ساز خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑی علمی شخصیت تھے ان سے بہت سے لوگوں نے اکتساب کیا اور ملک کے گوشہ گوشہ پھیل کر خدمت دین میں مصروف ہو گئے مولانا محمد سلیمان طارق نے دینی علوم کے فروغ کے لیے تحریک احیائے سنت کے پلیٹ فارم کو منظم کرنے کے علاوہ مختلف دینی مدارس کی نہ صرف سرپرستی قبول کی بلکہ عملاً بھی سرپرستی کرتے رہے اس کے علاوہ انہوں نے متعدد مدارس کھولے اور مختلف علاقوں کے عوام کی دینی ضروریات کو مدنظر رکھ کر ان کی نگرانی میں کئی مساجد بھی بنائی گئیں جہاں سے مسلسل آواز حق بلند ہو رہی ہے۔ الغرض مولانا محمد سلیمان طارق فی الحقیقت اپنی ذات میں چلتی پھرتی تنظیم اور انجمن تھے ان کا سیاست سے براہ راست تعلق تو نہیں رہا مگر وہ ہمیشہ جمعیت علمائے اسلام کے سیاسی افکارات سے متفق رہے اور ہر ممکن حد تک تعاون بھی کرتے رہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تو ان کی قلبی وابستگی تھی، اس لیے مجلس کے پلیٹ فارم کو ہر کام پر فوقیت دیتے تھے، اور تردید مرزائیت کے لیے سرگرم عمل رہے وہ باطل عقائد اور نظریات کے مقابل ہمیشہ شمشیر برہنہ ثابت ہوئے ان کی رحلت سے پیدا ہونے والا خلا کبھی پر نہیں ہو سکتا۔

اخبارِ ختمِ نبوت

خوشاب میں ختم نبوت کانفرنس‘ مولانا طوفانی‘ مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد حسین چنیوٹی کا خطاب

خوشاب (از ملک مظہر الحق اعوان) جامع مسجد میاں بگڑاوالی خوشاب میں شبان ختم نبوت ضلع خوشاب کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان احتجاجی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ قبل از جمعہ مولانا محمد اکرم صاحب طوفانی نے ختم نبوت کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں سے لوگوں کو آگاہ کیا اور ملک پاکستان میں حکومت کی قادیانیت نوازی پر کڑی تنقید کی۔ انہوں نے شبان ختم نبوت کے رضاکاروں کو اپنی سرگرمیاں تیز کرنے کی ہدایت دی۔ بعد از نماز عشاء دوسری نشست میں مولانا اللہ وسایا صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں ختم نبوت کے عظیم مشن کے متعلق خوبصورت الفاظ میں روشنی ڈالی۔ حضور کریمؐ کے ارشادات کی روشنی میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور تحفظ پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے موجودہ ملکی حالات اور قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور حکومت کی قادیانیت نوازی‘ قادیانیوں کے آئندہ کے پروگرام‘ حکومت اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں‘ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارگزاری پر تفصیلی بحث کی۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے رضاکاروں اور حضور کریمؐ کے عاشق غفلت میں نہیں بلکہ انشاء اللہ ہر طرح سے تیار بیٹھے ہیں۔ کسی مرزائی کو سپریم کورٹ کا چیف جسٹس برداشت نہیں کیا جائے گا۔ متفقہ طور پر قراردادیں منظور کی گئیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج کیا جائے۔

۲۔ اہم کلیدی عہدوں پر سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔

۳۔ سپریم کورٹ کے جسٹس مسٹر جسٹس سعد سعود جان کو فی الفور ہٹایا جائے۔

۴۔ ڈش اینٹینا کے ذریعے قادیانیوں کا مسلمان نوجوانوں کو اپنی عبادت گاہوں اور مکانات میں لے جاکر تبلیغ کرنے پر پابندی عائد کی جائے۔

احتجاجی کانفرنس کے اختتام پر حضرت مولانا محمد حسین چنیوٹی نے خطاب کیا۔ انہوں نے بھی مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ اس نازک دور میں حضور کریمؐ کی عزت و ناموس کی حفاظت ہر مسلمان دل و جان سے کرے۔ اپنا تن من دھن اپنے پیارے نبیؐ کی ختم نبوت کی خاطر قربان کردیں۔ جلسہ میں ضلع بھر سے شبان ختم نبوت کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مقامی طور پر بھی قراردادیں منظور کی گئیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ خوشاب ہیڈ کوارٹر پولیس کا ڈی ایس پی غلام قادر قادیانی کو فی الفور تبدیل کیا جائے۔

۲۔ گروٹ چھاؤنی جہاں کہ اب کہوٹہ ہی کی طرز پر کام شروع ہونے والا ہے اردگرد قادیانیوں نے ڈیرے ڈالنے شروع کردیئے ہیں‘ انتظامیہ فی الفور ایکشن لے۔

۳۔ ضلع خوشاب میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا انتظامیہ سختی سے نوٹس لے۔ ورنہ حالات کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔

اختتامی دعا کے بعد یہ بابرکت اور احتجاجی جلسہ پرامن طور پر اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی سرپرستی و صدارت ضلع خوشاب کے امیر جمعیت العلماء اسلام حضرت مولانا قاری سعید احمد اسعد صاحب نے کی جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض محمد ادریس آزاد نے ادا کئے۔

کسٹمز نے وسطی ایشیا کے لئے بھیجا جانے والا قادیانی لٹریچر قبضہ میں لے لیا

مقامی زبانوں میں چھپا ہوا ہے‘ انٹیلی جنس بیورو نے قادیانیوں کی سرگرمیوں کی رپورٹ اسلام آباد بھیج دی

کراچی (کامرس رپورٹر) پاکستان کسٹمز نے لندن برطانیہ سے وسطی ایشیا کے ممالک کے لئے بھیجے گئے کئی ٹن قادیانی لٹریچر کو پکڑ لیا ہے یہ قادیانی لٹریچر وسطی ایشیا کے ممالک کی مقامی زبانوں میں طبع کیا گیا ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق پاکستان کو لندن اور اسکینڈے نیوین ممالک سے قادیانی لٹریچر بذریعہ بحری جہاز بھیجا جارہا ہے۔ وسطی ایشیا کے ممالک کے لئے پہلی مرتبہ لٹریچر پکڑا گیا ہے۔ دریں اثناء انٹیلی جنس بیورو نے قادیانیوں کی سرگرمیوں کے بارے میں رپورٹ تیار کرکے اسلام آباد روانہ کردی ہے۔ رپورٹ میں فنانسرز کے نام بھی ہیں۔ ذرائع کے مطابق وسطی ایشیا کے ممالک میں تبلیغی اور قرآنی لٹریچر تقسیم کرنے والے پاکستانی مسلمانوں کو وسطی ایشیا کے ممالک میں قادیانی مخبر ہراساں کرتے ہیں۔ ذرائع کے مطابق وسطی ایشیا کے ممالک میں کیمونسٹ باقیات اور سیکولر عناصر کو اکسایا جاتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے خلاف کارروائی کریں اور انہیں تبلیغ سے روکتے ہیں۔ دریں اثناء ایوب دور کے منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر ایم ایم احمد پاکستان میں دوبارہ سرگرم عمل ہوگئے ہیں اور انہوں نے ۱۸ اپریل ۱۹۹۳ء سے قبل اسلام آباد میں کئی اہم سیاسی اور حکومتی شخصیات سے ملاقاتیں کی ہیں جو تاحال جاری ہیں۔

(جنگ کراچی ۱۹/ مئی ۱۹۹۳ء)

قادیانی پاکستان اور اسلام کے غدار ہیں‘ مولانا انور فاروقی

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ڈویژن کے جنرل سیکریٹری مولانا محمد انور فاروقی نے کسٹم کے عملے کو خراج تحسین پیش کیا ہے کہ جنہوں نے وسطی ایشیا بھیجا جانے والا قادیانی لٹریچر قبضے میں لے لیا ہے جو انہوں نے اپنے فرائض منصبی کو پورا کیا ہے۔ یاد رہے کہ ۱۳/ اپریل کو بھی سمندر کے راستے بھاری تعداد میں قادیانی لٹریچر جو کہ ملک اور اسلام دشمنی پر مبنی تھا کسٹمز کے عملے نے پکڑا تھا۔ یہ تو ایسے واقعات ہیں جن کی مخبری ہوگئی تھی اس کے علاوہ نہ جانے انہوں نے کیا کیا گل کھلائے ہوں گے۔ قادیانیوں کی اسلام دشمنی کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ یہ آزاد ریاستیں جن کو اسلام کے بارے میں ابھی کچھ بھی علم نہیں ان کو ورغلانے کے لئے انہوں نے کس طریقے سے اپنا جال پھیلایا ہے حالانکہ جیسے ہی یہ ریاستیں آزاد ہوئیں دیندار اور مخیر حضرات وسطی ایشیاء کے مسلمانوں کو قرآن مجید اور دینی کتب مہیا کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں تو دوسری جانب یہ اسلام دشمن ٹولہ‘ طاغوتی طاقتوں کا ایجنٹ ان کا ایمان خریدنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ دراصل طاغوتی طاقتیں نہیں چاہتیں کہ مسلمان دوبارہ اپنے اصل مقصد پر آجائیں کیونکہ اس صورت میں انہیں اپنی موت نظر آتی ہے۔ اس لئے ان کی بھرپور کوشش ہے کہ کسی طرح یہ اپنے اصلی مقصد سے ہٹ جائیں پھر ان کا شکار کرنا بہت آسان ہوگا۔ اس مقصد کے لئے ظاہر ہے کہ عیسائی یا یہودی تو وہ کردار ادا نہیں کرسکتے جو کہ یہ قادیانی ٹولہ کررہا ہے کیونکہ یہ بھیڑ کی صورت میں بھیڑیا جو کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اور باقی مسلمانوں کو جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے کافر گردانتا ہے۔ یہ مسلمانوں کی صورت میں ان سیدھے سادھے مسلمانوں کا شکار کھیل رہا ہے اور ان میں قادیانیت کا لٹریچر جو سراسر کفر سے بھرا پڑا ہے۔ ان ریاستوں میں پھیلانے کی سرتوڑ کوشش کررہا ہے۔ ایسے میں ہماری حکومت کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں کہ جہاں جہاں حساس اداروں میں قادیانی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں وہ ملک کی جڑوں کو کس طرح کھوکھلا کررہے ہوں گے۔ اس لئے ہمارا حکومت سے پہلے بھی اور اب بھی یہی مطالبہ ہے

کہ خدارا اب تو ہوش میں آجائیں اور تمام قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کردیں۔ اس وقت ملک بھر میں قادیانی ڈش اینٹینا کے ذریعہ اپنے کفر کی تبلیغ کررہا ہے۔ جس کی وجہ سے نوجوان طبقہ خصوصاً ایسا جو لبرل قسم کا ہے ان کو گھیر کر اپنے مرتد خانے میں لے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو جی ہمارے خلیفہ صاحب تقریر کررہے ہیں۔ اصل میں قادیانیوں نے سیٹلائٹ کے ذریعے لندن سے براہ راست ایک چینل خرید کر اپنی ارتدادی سرگرمیاں شروع کی ہوئی ہیں۔ لہٰذا حکومت کو چاہئے کہ اس پر فوری پابندی لگائیں۔ بصورت دیگر مسلمان خود ہی راست اقدام کرنے پر مجبور ہوں گے۔

صوبہ سندھ کے تعلیمی ادارے اور قادیانی ٹیچروں کی تقرری

یہ بات بڑے دکھ کے ساتھ عرض کررہا ہوں کہ ہمارے ملک میں قادیانی اقلیت صدارتی آرڈیننس کے بعد بھی خفیہ اور ظاہری طریقوں سے اپنا پروپیگنڈہ جاری رکھے ہوئے ہے جسے ہم مسلمان برداشت نہیں کرسکتے۔ میں اس سلسلے میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک خصوصاً صوبہ سندھ میں کسی ہندو مذہب والے کو بحیثیت ٹیچر مقرر نہیں کیا جاتا جو کہ ایک اچھا قدم ہے مگر بدقسمتی سے پالیسی میں قادیانی اقلیت کے لئے ایسی کوئی پابندی موجود نہیں ہے۔ واضح رہے کہ تعلیمی اداروں میں مرزائی ٹیچر مرزا قادیانی کی انگریزی نبوت کا پرچار کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے میرا آپ کو یہ مشورہ ہے کہ آپ جریدہ ختم نبوت کی توسط سے حکومت سے ایسی پالیسی اور قانون نافذ کرائیں جس کے تحت کسی بھی قادیانی کو کسی بھی تعلیمی ادارے میں بطور ٹیچر مقرر نہ کیا جائے۔

(عبدالمنان چانڈیو' وارہ لاڑکانہ)

قادیانی بنانے کے لئے نوجوانوں کو خوبصورت لڑکیوں کا لالچ

کراچی (حبیب الرحمان) اندرون سندھ آمدہ اطلاعات کے مطابق شداد پور میں قادیانی گروپ کا ایک منظم ٹولہ خفیہ طور سے تبلیغی کام سرانجام دے رہا ہے۔ اس گروہ میں بیشتر مسلمان نوجوان شامل کئے جارہے ہیں۔ بالخصوص نوجوان طبقے کو ربوہ میں خوبصورت لڑکیوں سے شادی کرانے کا جھانسا دے کر انہیں زبردستی قادیانی بننے پر مجبور کررہے ہیں۔ شہر سے ملحق قادیانی گوٹھ میں ایک انتہائی طاقتور ڈش اینٹینا نصب کیا گیا ہے جو روس کے مواصلاتی سیارے سے سیٹ کیا گیا ہے اس کے ذریعے قادیانیوں کے مذہب کی تبلیغ اور مسلمانوں کے مذہب کی تذلیل کی جاتی ہے اس سلسلے میں مزید انکشافات متوقع ہیں۔

مسلمانان عالم کے چودہ سو سالہ متفقہ عقائد کے خلاف کوئی فیصلہ قبول نہیں کیا جائے گا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

نواز حکومت کا خاتمہ مرزائیت نوازی' گستاخان رسول کی سرپرستی کی وجہ سے ہوا' مولانا محمد اسماعیل رشیدی

ساہیوال۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کا اجلاس مولانا محمد اسماعیل رشیدی کی صدارت میں جامع مسجد سبیل الرحمت مورو والا چوک میں منعقد ہوا۔ جس میں محمد اسلم بھٹی' غلام مرتضیٰ' ریاض احمد' سید مرتضیٰ شیرازی اور دیگر کثیر تعداد میں جماعتی کارکنوں نے شرکت کی۔ کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ امت مسلمہ کے چودہ سو سالہ متفقہ عقائد کے خلاف کسی عدالت کا فیصلہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ اگر کوئی ایسا فیصلہ ہوا تو اس کی بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔ اسلامی جمہوری محاذ کے رہنما مولانا محمد اسماعیل رشیدی نے کہا کہ نواز شریف حکومت کا خاتمہ مرزائیت نوازی گستاخان رسول کی سرپرستی دینی جماعتوں سے وعدہ خلافی اسلامی جمہوری اتحاد کے منشور سے انحراف اور شناختی کارڈ سے مذہب کے خانے کی واپسی کی وجہ سے ہوا۔ علمائے کرام نے نگران حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے پیش رو حکمرانوں کے عبرت ناک انجام سے سبق سیکھتے ہوئے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔ ایک قرارداد میں موجودہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ سپریم کورٹ کا چیف جسٹس کسی بھی قادیانی کو نہ بنایا جائے ورنہ موجودہ حکومت کے خلاف دینی جماعتیں بھرپور تحریک چلائیں گی۔ ایک اور قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ جاپان سمیت چار دیگر ممالک سے قادیانی سفیر واپس بلائے جائیں۔

حکومت ڈش اینٹینا پر فوری طور پر پابندی عائد کرے' ساہیوال میں مولانا عبد... ...ایثار کا مطالبہ

ساہیوال۔ ۲۹ اپریل کو مولانا عبداللطیف ایثار تشریف لائے جن کا مختلف مساجد میں درس قرآن کا پروگرام مرتب کیا ہوا تھا۔ دوران خطاب مولانا عبداللطیف ایثار نے کہا کہ جس طرح رب اپنی ربوبیت میں وحدہ لاشریک ہے اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رسالت و نبوت میں وحدہ لاشریک ہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی توحید ہمارے ایمان کا جزو ہے اسی طرح رسول اللہؐ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا نہ بروزی نہ ظلی۔ اگر کوئی شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ مولانا ایثار نے اپنے درس کے دوران کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر بتلایا تھا کہ میرے بعد دجال پیدا ہوں گے۔ ان میں ہر ایک کہے گا میں نبی ہوں حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ مو... ...یثار نے موجودہ حالات کے بارے میں بتاتے ہوئے فرمایا کہ آج کل حکومت پاکستان مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے خوب نواز رہی ہے۔ ایک طرف ان کو اپنی جان و مال کا دشمن تسلیم کرتے ہیں تو دوسری طرف ان کو کلیدی عہدوں پر بٹھانا کہاں کا انصاف ہے۔ نیز مولانا نے حکومت پاکستان سے پرزور اپیل کی کہ آج کل مرزا طاہر ڈش اینٹینا کے ذریعے اسلام کے خلاف بکواس کررہا ہے حکومت فوراً ڈش اینٹینا پر پابندی عائد کرے۔

ربوہ کے غریب جھگی نشینوں کو تحفظ فراہم کیا جائے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی

فون نمبر: ۲۵۸۰۳

طلاعات مولوی فقیر محمد نے جنرل مینجر ریلوے اور چیف سیکرٹری پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی سازش سے ربوہ ریلوے اسٹیشن کے سامنے غریب مسلمان جگی والوں کو اسپیشل مجسٹریٹ ریلوے کی طرف سے بھاری جرمانے کرنے کی تحقیقات کرائی جائے اور غریب بے سہارا مسلمانوں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ فیصل آباد شہر میں ریلوے کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بہت سے لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اور فیصل آباد سے سرگودھا تک ہر ریلوے اسٹیشن پر لوگوں نے ناجائز قبضے اور تعمیرات کر رکھی ہیں جبکہ ریلوے اسٹیشن ربوہ کی حدود میں مرزائیوں نے بڑے بڑے احاطے بنائے ہوئے ہیں اور دوکان بنا کر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے' مقام افسوس ہے کہ ریلوے اسپیشل مجسٹریٹ کو مرزائیوں کے ناجائز قبضے نظر نہیں آئے صرف تیس سال سے رہائش پذیر مسلمان جگی نشینوں کو ہی جرمانے کئے گئے اور ان کو ڈرایا دھمکایا گیا جس کی شدید مذمت کی جاتی ہے۔ اسپیشل مجسٹریٹ نے ۱۵ اپریل کو ربوہ میں آٹھ مسلمانوں کو ۲۰۰ روپے سے لے کر ۱۵۰۰ روپے فی کس جگی والوں کو جرمانہ کیا اور کسی کو سرکاری رسید نہ دی اور رسید کے طلب کرنے پر دھمکی دی گئی کہ ۲۲ اپریل تک جگہ خالی کردیں۔ مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس مجسٹریٹ کو فوری طور پر تبدیل کرکے اس کے خلاف تحقیقات کرائی جائیں۔

موت العالم' موت العالم

گزشتہ ہفتے مشہور عالم دین' محقق' مدرس' استاذ العلماء حضرت مولانا سید غازی شاہ صاحبؒ وفات پاگئے۔ شاہ صاحب شیخ العرب و العجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے خصوصی شاگردوں میں سے تھے۔ مولانا انتہائی لائق اور قابل مدرس تھے تقریباً" چالیس سال درس و تدریس میں مصروف رہے۔ مولانا غازی شاہ صاحب کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں پھیلی ہوئی ہے جو نہ صرف برصغیر تک محدود ہے بلکہ بیرونی ممالک میں بھی دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا غازی شاہ صاحب نے پاکستان کے اکثر دینی مدارس میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا مثلاً" شاہ صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور' جامعہ مدینہ لاہور' مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ' قلعہ دیدار سنگھ گوجرانوالہ' مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی اور اسی طرح کراچی اور مانسہرہ کے بعض مدارس میں بھی درس و تدریس کرتے رہے۔ مولانا غازی شاہ صاحبؒ کو تمام دینی علوم و فنون پر عبور حاصل تھا۔ شاہ صاحب دین کے معاملہ میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ حق بات منہ پر کہہ دیتے تھے۔ بعض دفعہ اپنے حضرات بھی اس بات پر ناراض ہوجاتے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے رہنماؤں نے ایک تعزیتی بیان میں شاہ صاحب کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ اجلاس میں مولانا محمد عبداللہ خالد صاحب' امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ مولانا سید ہدایت اللہ شاہ صاحب مدنی' صوفی ظہور احمد عثمانی' مولانا قاری فضل ربی' مولانا قاری محمد افضل صاحب' بابو فضل الرحمان صاحب' سید منظور احمد شاہ' مولانا قاضی رفیق الرحمان قمر' مولانا حمید اللہ صاحب' مولانا قاضی محمد مشتاق صاحب' محمد ریاض صاحب' مفتی وقار الحق عثمانی مولانا عبدالحق صاحب' مولانا اسرار الحق شاہ' قاری محمد شاہ صاحب اور دیگر علماء نے شرکت کی۔

آخرت کا فکر ہی ایک مسلمان کا اصل فکر ہے

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں اگر اہل علم' علم کی نگہداشت کریں اور علم کی دولت کسی اہل کو سپرد کردیں تو بے شک اپنے ہمعصروں کے پیشوا بن جائیں اور اگر وہ علم کا سرمایہ دنیا والوں کی خاطر صرف کریں کہ اس کے ذریعے دنیا حاصل کریں تو وہ دنیا داروں کے سامنے ذلیل ہوں گے۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے سارے فکرات کو آخرت کا فکر بنادے۔ اللہ تعالیٰ اس کی دنیاوی فکر کے لئے ذمہ دار ہوجاتا ہے اور جس شخص کو فکرات یعنی دنیاوی احوال پراگندہ حال کردیں تو اللہ تعالیٰ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کس وادی میں جاکر ہلاک ہوتا ہے۔

(ابن ماجہ' بیہقی وغیرہ)

علم موتیوں کا خزانہ ہے کہ گوہر شناس اس کی قدر کرسکتا ہے' اس کی حفاظت نہایت ضروری ہے۔ لیکن اس کا ایک طریقہ تو اس کا حاصل کرنا اور پھیلانا ہے اور حفاظت کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ عالم' دنیاداروں کی صحبت اختیار کرے کہ حب مال و جاہ میں مبتلا ہو کر علم کو ذلیل کرے گا اور علم دین بھی انہی لوگوں میں پھیلایا جائے جو دین کے طالب اور علم کے قدردان ہوں' جس کے دل میں علم کی طلب اور علم کی وقعت نہ ہو وہ علم کی حفاظت نہیں کرسکتا۔ علم صرف انسان کے لئے مخصوص ہے' اس میں وہ جس قدر ترقی کرے گا' اسی قدر فضیلت و بزرگی اسے حاصل ہوگی۔ دنیاوی علم جن کا تعلق انسان کی ضرورت سے ہے۔ ان میں بھی جو قوم اور گروہ آگے بڑھے گا' وہی مادی ترقی میں بھی پیش پیش رہے گا اور اقوام عالم کو اپنی راہنمائی قبول کرنے پر مجبور کردے گا۔ تو علوم دین جو علوم ربانی ہیں ان میں جو شخص ان کے آداب و شرائط کے ساتھ ترقی کرے گا وہ یقیناً" دینی پیشوائی کے منصب پر خود بخود فائز ہوجائے گا۔ یہاں پیشوائی سے کوئی حکومت و بادشاہت مراد نہیں ہے بلکہ ان کی فضیلت و عظمت کی طرف اشارہ ہے کہ سب لوگ ان کی عقل' ان کے علم اور ان کی رہنمائی کے پابند ہوجاتے ہیں۔ قرآن میں ہے یرفع اللذین امنوا منکم واللذین اتنو العلم درجات (اللہ تعالیٰ تم میں سے مومنوں کے درجات بلند کرتا ہے اور ان لوگوں کے درجات جنہیں علم دیا گیا)

آخرت کا فکر ہی ایک مسلمان کے لئے اصل فکر ہے' جس نے اپنے سارے مقاصد پر' مقصد آخرت کو اور سارے فکرات پر فکر آخرت کو ترجیح دی اور اس کو اپنے اوپر طاری کرلیا تو اب اللہ تعالیٰ اس کی ذاتی ضرورتوں اور دنیاوی مقاصد کی کارسازی کا ذمہ دار ہوجاتا ہے۔ لیکن جس شخص نے نہ کوئی مقصد صحیح متعین کیا اور نہ کسی ایک فکر صالح کو اختیار کیا۔ دنیوی ضرورتوں میں الجھ کر کبھی کسی مقصد کے پیچھے دوڑا اور کبھی کسی مقصد کی طرف تو ایسا شخص ہمیشہ پریشان حال رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی کارسازی سے بے پرواہ ہوجاتا ہے اور رحمت خداوندی اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتی۔ اب وہ اپنے مختلف مقاصد کی خاطر کیسی ہی پریشانی میں مبتلا ہو' کیسی بھی ہلاکت میں جا پڑے۔ یہی خسر الدنیا والاخرہ کا مصداق ہے کہ نہ دنیا میں چین پایا اور نہ آخرت ملی۔

بقیہ: سفر نامہ ختم نبوت

لدھیانوی مدظلہ پر مشتمل ہوگی۔ ان عہدہ داروں کے علاوہ ۱۸ رکنی مجلس شوریٰ کی تشکیل کی گئی۔ جس میں برطانیہ' زیمبیا' ڈنمارک' جنوبی افریقہ' کینیڈا' متحدہ عرب امارات' اور پاکستان سے نمائندگان لئے گئے۔

لولاک فیصل آباد رپورٹ جناب ماوا صاحب

بریڈ فورڈ برطانیہ میں قادیانیوں کا جلسہ ناکام

باٹلے۔ لندن کانفرنس کی کامیابی سے بوکھلا کر قادیانیوں نے ۱۷ اگست باٹلے' ۱۸ اگست بریڈ فورڈ میں جلسہ عام کا اعلان کیا۔ جس سے مسلم نوجوانوں میں اشتعال کی لہر دوڑ گئی۔ قادیانیوں نے اشتعال انگیز پمفلٹ تقسیم کئے۔ جس

سے مسلمان نوجوان مشتعل ہو گئے۔ قادیانی غنڈوں نے حملہ کیا جس سے پولیس نے جانبین سے کچھ افراد گرفتار کر لئے۔ مسلم نوجوانوں کی گرفتاری کی اطلاع جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کو ملی تو مجاہدین ختم نبوت اپنے زعماء کی قیادت میں پولیس اسٹیشن پہنچے۔ اور اپنے احباب کی رہائی کے لئے پر امن مظاہرہ کیا۔ اور اس عزم کا اظہار کیا کہ جب تک اسیران ختم نبوت کو رہا نہیں کیا جائے گا ہم واپس نہیں جائیں گے۔ دریں اثناء مسلمانوں نے تھانہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا تاکہ پولیس زیر حراست کارکنوں کو کسی اور جگہ منتقل نہ کر دے۔ مسلمانوں کے احتجاج پر پولیس کو مجبور ہو کر مسلمان نوجوانوں کو رہا کرنا پڑا۔ پولیس اسٹیشن سے واپسی پر جامع مسجد سوفٹ پلیڈنٹ میں احتجاجی جلسہ منعقد ہوا جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں کی علاوہ بریلوی مکتب فکر کے مولانا عبد الهادی نے بھی خطاب کیا۔ قادیانیوں اور مسلمانوں کے تصادم میں مولانا محمد علی جالندھریؒ کے نواسہ مولانا فاروق احمد جالندھری' بیرسٹر بھی زخمی ہو گئے۔

(ختم نبوت ۷ ار ستمبر تا ۳ ار اکتوبر ۱۹۸۵ء)

الحمد للہ قادیانیوں کا جلسہ ناکام ہوا۔

مورخہ ۱۷ اگست جمعیت علماء برطانیہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔ جس کی صدارت مولانا مفتی عبدالرحمن نے کی۔ استقبالیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا محمد ضیاء القاسمی' مولانا اللہ وسایا' مولانا منظور احمد الحسینی' جناب باوا' حضرت اقدس مولانا سید اسعد مدنی مد ظلہ کے علاوہ جمعیت علماء برطانیہ کے رہنماؤں نے شرکت کی۔ باقی آئندہ

بقیہ: آپ کے مسائل

(۵) ٹیلی ویژن کی لائسنس نہ ادا کرنا یعنی فیس نہ ادا کرنا۔

ج: ٹیلی ویژن رکھنا ہی جائز نہیں اس کو ہٹا دیا جائے۔

(۶) کسی سے ہم ادھار پیسے لیں اور وہ اس دینے والے کو بھول جائیں اور ہم نہ دیں۔

ج: یاد آنے پر اس کو دے دیں۔

بقیہ: ختم نبوت قرآن کی روشنی میں

فاولئک هم الفاسقون۔ (پ ۳' آل عمران)

ترجمہ۔ "(اس وقت کو یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ نے نبیاء (علیہم السلام) سے پختہ وعدہ لیا کہ جب میں تمہیں کتاب و حکمت دوں پھر تمہارے پاس ایسا رسول آجائے و تصدیق کرنے والا ہو اس کی جو تمہاری پاس ہو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور تم ضرور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ خدا نے فرمایا کیا تم نے اقرار کیا؟ اور اس پر میرے وعدے کو پکڑا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اقرار کیا۔ خدا نے فرمایا کیا تم نے اقرار کیا؟ اور اس پر میرے وعدہ کو پکڑا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اقرار کیا۔ خدا نے فرمایا پس تم گواہ ہو جاؤ اور میں تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔ پس جو شخص (بھی) اس (عہد و پیمان) کے بعد پھر گیا۔ پس وہی لوگ فاسق ہیں۔"

اس آیت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا صراحت و وضاحت سے مذکور ہے۔ آیت مذکورہ کے مطابق جب رسالت محمدؐ کے ہوتے ہوئے کسی بھی نبی و رسول کی نبوت و رسالت کا دروازہ بند ہے تو کسی جھوٹے نبی کی نبوت کا سکہ کیسے چل سکے گا۔

چنانچہ حدیث صحیح میں بھی مروی ہے۔ حضرت جابرؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ۔

"آپؐ کے پاس حضرت عمرؓ آئے اور کہنے لگے بے شک ہم یہودیوں کی بعض باتیں سنتے ہیں جو ہم کو متعجب کرتی ہیں کیا ہم ان میں سے بعض کو لکھ لیا کریں۔ تو آپؐ نے فرمایا تم اس طرح حیران پھرتے ہو جس طرح یہود و نصاریٰ حیران پھرتے ہیں۔ یقیناً میں تمہارے پاس صاف اور ستھرا (دین) لایا ہوں۔ اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری اتباع کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔"

(رواہ احمد والبیہقی شعب الایمان)

ایک اور روایت میں ہے جس کا آخری ٹکڑا یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کے آثار دیکھے تو اعوذ باللہ من غضب اللہ و غضب رسولہ رضینا باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا پکار اٹھے تو آپ نے فرمایا۔

والذی نفس محمد بیدہ لو بدالکم موسیٰ فاتبعتموہ و ترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل و لو کان حیا و ادرک نبوتی لاتبعنی۔

ترجمہ۔ "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ اگر تمہارے موسیٰ ظاہر (پیدا) ہو جائے۔ پس تم اس کی اتباع کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم ضرور صحیح راہ سے گمراہ ہو جاؤ گے اور اگر وہ موسیٰؑ زندہ ہوں اور میری نبوت کو پالیں تو ضرور میری (ہی) اتباع کریں۔"

سورۃ الاحزاب میں خدا تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سراج منیر (چمکنے والا سورج) فرمایا جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

یا ایہا النبی انا ارسلنک شاہدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا۔

(الاحزاب پ ۲۲)

ترجمہ۔ "اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا' خوشخبری دینے والا' ڈرانے والا اور اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا بنایا اور چمکنے والا سورج بنایا۔"

آیت مذکورہ میں خدا تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو سراج منیر (چمکنے والا سورج) سے تشبیہ دی۔ یعنی جس طرح سورج کے طلوع ہونے سے جملہ ستارے اور چاند بھی ماند پڑ جاتے ہیں اور کسی چراغ و دیے کی روشنی کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح آپؐ کی نبوت کے ہوتے ہوئے دیگر کسی کی نبوت یا کسی کی رہبری و رہنمائی کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

بقیہ: خدا کے منکروں کے نام خط

سمجھا رہا ہے "کون کہہ رہا ہے کہ خون پمپ کئے جاؤ۔ انسانی بدن کی ہر حرکت کی وجہ سمجھ میں آسکتی ہے لیکن دل کی حرکت کو آج تک کوئی انسان نہ سمجھ سکا کہ اس کی حرکت کا سبب کیا ہے؟ تو اس کی حرکت کا سبب اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے۔

دنیا میں لاکھوں قسم کے نباتات اور پودے ہیں۔ ہر درخت کا پتا آپ کو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت فراہم کرتا ہے بشرطیکہ آپ ان پتوں کی بناوٹ اور خوراک کے حصول پر غور فرمائیں۔

اس لئے حضرت شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے کہ۔

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

حضرت فارابیؒ فرماتے ہیں کہ۔

"جب بجلی کڑکتی ہے تو ایک دہریہ بھی آدھا مومن بن جاتا ہے۔"

ایک اور مفکر دانٹے جبرنکل رویٹ فرماتے ہیں کہ۔

"ایک دہریے کے لئے سب سے برا وقت وہ ہوتا ہے جب وہ کسی ہستی کا شکر ادا کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے سامنے وہ ہستی نہیں ہوتی۔"

ایک اور دانشور کہتا ہے کہ۔

"اگر مجھ سے خدا کا تصور چھین لیا جائے تو کائنات میرے لئے عذاب بن جائے۔ میری ساری نیکیاں برباد ہو جائیں۔ میری زندگی بیکار ہو جائے۔ میرا ذہن کام کرنا چھوڑ دے گا کہ میں کیا کروں اور کیا نہ کروں۔"

آخری گزارش

آخر میں میری دہریہ حضرات سے گزارش ہے کہ انسان میں اور خدا میں بہت بڑا فرق ہے۔ انسان انسان ہے اور خدا خدا ہے۔ انسان کو نہیں چاہئے کہ اپنے ذہن کے مطابق خدا کی ہستی کا احاطہ شروع کر دے۔ ایمان بالغیب ہی انسان کی زندگی کی منزل مراد ہے۔ اٹھو کائنات کی وسعتوں اور باریکیوں اور نظام کائنات کا مطالعہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی عظیم ہستی پر ایمان لے آؤ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سچائی کی تلاش کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want:	Your money should be spent on making Muslims into Apostates?
Certainly your answer will be:	No.
But you are!	Unintentionally, unknowingly.
How:	In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.
Do you know:	A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.
What work this Centre does:	It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.
Alas:	Your money is used against your very Deen and you are unaware.
Realise:	You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

Q'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

آٹھویں عالمی

ختم نبوۃ کانفرنس

بمقام
جامع مسجد برمنگھم
۱۸ بیلگریو روڈ برمنگھم

مورخہ یکم اگست ۱۹۹۳ء بروز اتوار صبح ۹ بجے تا شام بجے

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
(الحدیث)

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی
امیر مرکزی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت • حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام • مسئلہ جہاد • قادیانیت کے عقائد و عزائم

○ مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور انکی دہشت گردی — کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ

ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دینگے اور انکا تعاقب جاری رکھیں گے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو ۹-۹ ایچ زیڈ یو کے فون 071-737-8199